THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان
ہفتہ میں تین بار

جماعت احمدیہ کا مستقل آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۴ | مورخہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاندان مسیح موعود علیہ السلام میں خیریت ہے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے حمید احمد کا پیدائش کے وقت کسی وجہ سے ختنہ نہیں کیا گیا تھا۔ جواب کیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے تینوں گھروں میں خیریت ہے، حضرت والدہ ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت اچھی ہے۔

جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ دارالامان تشریف لے آئے ہیں۔

شیخ عبدالحمید صاحب۔ ملک خدا بخش صاحب۔ سید دلاور شاہ صاحب لاہور سے تشریف لائے۔

۱۹ تاریخ مسجد لنڈن کی بنیاد رکھنے کی تقریب پر دعا کی گئی۔

نظم

"نازِ محبت"

دنیا میں حاکموں کو حکومت پہ ناز ہے
جو ہیں شریف ان کو شرافت پہ ناز ہے

عابد کو اپنے زہد و عبادت پہ ناز ہے
اور عالموں کو علم کی دولت پہ ناز ہے

حسن رقم پہ ناز ہے مضموں نگار کو
پھر کاتبوں کو حسن کتابت پہ ناز ہے

ماہر کو ہے یہ ناز کہ حاصل ہے تجربہ
عاقل کو اپنے فہم و فراست پہ ناز ہے

جن کی بہادری کی بندھی دھاک ہر طرف
تن تن کے چل رہے ہیں شجاعت پہ ناز ہے

صنعت پہ اپنی ناز ہے صناع کو۔ اگر
موجد کو اپنی طبع کی جودت پہ ناز ہے

ماہر ہے سرجری میں تو ہے ڈاکٹر کو ناز
حاذق ہے گر طبیب طبابت پہ ناز ہے

بیمار کو ہے ناز کہ "نازک مزاج ہوں"
جو تندرست ہیں انہیں صحت پہ ناز ہے

منعم کو ہے یہ ناز کہ قبضہ میں مال ہے
عزت خدا نے دی ہے تو عزت پہ ناز ہے

"ہیں مال مست امیر تو ہم کھال مست ہیں"
مانا کہ انکسار بھی داخل ہے خلق میں
گوشہ نشیں کو ناز ہے یہ "بے ریا ہوں میں"
نازاں ہے اُس پہ جس کو فصاحت عطا ہوئی
پایا جنہوں نے حُسن وہ اس سے مست ہیں
اُڑ کر کہاں کہاں نہ گیا طائرِ خیال
دیکھو جسے غرضکہ وہی مستِ ناز ہے
فانی تمام ناز ہیں باقی ہے اس کا ناز
جانِ جہاں! تجھی پہ تو زیبا ہے ناز بھی
کیونکر کہوں کہ ناز سے خالی ہے میرا دل

اس رنگ میں غریب کو غربت پہ ناز ہے
پر کچھ نہ کچھ خلیق کو سیرت پہ ناز ہے
جو نامور ہوئے انہیں شہرت پہ ناز ہے
جادو بیاں کو اپنی طلاقت پہ ناز ہے
ہر اک سے بے نیاز ہیں صورت پہ ناز ہے
شاعر کو اپنے زورِ طبیعت پہ ناز ہے
وحشی بھی ہے اگر اسے وحشت پہ ناز ہے
جس کو بقا پہ ناز ہے وحدت پہ ناز ہے
یہ کیا! کہ چند روز کی حالت پہ ناز ہے
پیارے مجھے بھی تیری "محبت پہ ناز" ہے

"مستورہ"

اپنی اپنی درخواستیں مجھے بھجوا دیں۔ اُن صاحبوں کو ترجیح دی جائیگی۔ جو قرآن کریم اور احادیث سے اچھے واقف ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کے عالم ہوں۔ اور تبلیغ کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔

(۲) صیغہ دعوت و تبلیغ کے جو مبلغین و متعلقین مرکز سے باہر کام کر رہے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر ہفتہ کے بعد وہ اپنے کام کی روزانہ ڈائری دفتر میں بھیجتے رہیں۔ تاکہ دفتر کو ان کی نقل و حرکت اور کام کا علم ہوتا رہے۔ اس ڈائری میں ان امور کو تفصیل سے ظاہر کرنا ہو گا۔ کہ ہفتہ مختتمہ میں وہ فلاں تاریخ کہاں تھے۔ کیا کام کیا اور پبلک لیکچر ہفتہ میں کتنے اور کہاں کہاں ہوئے وغیرہ غرض ہر جہت سے مکمل ڈائری کا دفتر میں ہر ہفتہ موصول ہونا ازبس ضروری ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سکرٹری تبلیغ جماعت دہلی

مرزا محمد شریف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی تبدیل ہو کر ملتان تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے آئندہ خط و کتابت بابو اعجاز حسین صاحب احمدی کوٹھی نواب لوہارو کوچہ بلی ماراں دہلی کے پتہ پر کی جاوے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ ناظر اعلیٰ نصر اللہ خان۔ قادیان

ضرورت مبلغ

جماعت احمدیہ بریلی کے لئے ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ تیس روپیہ ماہوار تنخواہ اور دس روپیہ ماہوار اخراجات خوراک دئے جائینگے مبلغ کو بریلی اور بیلی بھیت اور ان کے مضافات میں کام کرنا ہو گا۔ اخراجات دونو مقامی جماعتیں برداشت کریگی۔ وہ صاحب جو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں جلد

اعلان نکاح

(۱) یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مولوی عبد المغنی صاحب امام جماعت احمدیہ جہلم نے میاں سلطان محمد صاحب گھڑی ساز جہلم کی لڑکی امینہ بی بی کا نکاح ہمراہ بابو نور الٰہی صاحب پسر امام الدین صاحب جوم سکنہ جہلم بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ شاہ عالم از جہلم

(۲) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب انگلش ماسٹر مڈل سکول ضلع شیخوپورہ کا نکاح میاں محمد دین صاحب ساکن کھاریاں کی لڑکی زینب بی بی سے پانسو روپیہ مہر پر مولوی فضل دین صاحب کھاریاں نے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۴ء پڑھا۔

مفت اخبار کیلئے درخواستیں

گورداسپور کچہری میں تبلیغ کا اچھا موقعہ ہے۔ ایک دوست چاہتے ہیں کہ نصف قیمت میں دوں اور نصف کوئی بھائی اور دیں تو الفضل جاری ہو جائے۔ جو ہر وارد و صادر پڑھتا ہے

(۲) اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں الفضل ضرور جانا چاہیئے کوئی دوست خصوصاً سرحد کے ایک سال کے لئے الفضل کی قیمت بھیجکر جاری کروا دیں۔ اور ثواب تبلیغ و اشاعت سلسلہ حاصل کریں

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تار
لنڈن میں سب سے پہلی مسجد کی بنیاد

۱۶ اکتوبر ۱۹۲۴ء - ۱۲ بجکر ۵ منٹ پر لنڈن سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا حسب ذیل تار بنام حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب روانہ ہوا۔ جو ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر بٹالہ پہنچا۔ اور اسی دن قادیان آ گیا۔

"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لنڈن میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد ۱۹ اکتوبر بروز اتوار ۳ بجے شام رکھا جائیگا۔ تمام احمدیوں سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے" خلیفۃ المسیح

چونکہ یہ اطلاع بذریعہ اخبار بیرونجات میں وقت پر نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے ۱۸ اکتوبر کو بعض مقامات پر بذریعہ خطوط اور بعض جگہ بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔

ناظرین الفضل توجہ فرماویں

احباب کرام! آپ کو معلوم ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دو بار کی بجائے تین بار کیا گیا ہے اور صرف ڈاک اور پیکنگ کا خرچ وصول کرنے کے لئے ایک ایک روپیہ کے اعانتی وی پی کئے گئے تھے۔ جو بعض اصحاب نے واپس کر کے اُلٹا نقصان پہنچایا۔

اسوقت آٹھ صفحے حجم ذہن میں تھا۔ مگر آپ نے دیکھ لیا کہ علی العموم اخبار بارہ صفحے نکالنا پڑا ہے۔ چونکہ انتظام عارضی ہے۔ اس لئے عملہ کو نہ صرف دن کو بلکہ رات کو بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ پریس کی مشین پہلے ہی خراب ہے انجن بھی نہیں اس لئے رات کو بھی کام ہوتا ہے۔ اور ڈبل اُجرت دینی پڑتی ہے۔ یہ مزید اخراجات صرف آپ کو وقت پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اطلاعات سفر بہم پہنچانے کے لئے ہو رہے ہیں۔ آپ توسیع اشاعت الفضل میں کوشش فرماویں۔ اور کارکنان کو اس قابل بنا دیں کہ ہفتہ میں تین بار ۱۲ صفحے کا اخبار مستقل کر دیا جائے۔ اور قیمت میں مناسب اضافہ - (مینیجر الفضل)

الفضل

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

یوم سہ شنبہ ۔ قادیان دارالامان ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لنڈن میں پانچواں ہفتہ

۱۹ ستمبر سے ۲۶ ستمبر ۱۹۲۴ء تک

(نوشتہ مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

حضرت خلیفۃ المسیح کی مصروفیت یوماً فیوماً بڑھ رہی ہے ملاقاتوں کو آنے والوں کا سلسلہ بڑھ رہا ہے۔ اور لیکچروں کے لئے بھی درخواستیں آتی ہیں۔ آپ کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ گو سردرد اور بخار کی خفیف شکایت بھی ہے صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ سلسلہ کے اہم کاموں میں مصروف ہیں۔ اس ہفتہ کے اہم واقعات کی ڈائری حسب ذیل ہے:۔

۱۹ ستمبر ۱۹۲۴ء یوم جمعہ

آج صبح ہی نیر صاحب نے مینی سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی کہ جماعت احمدیہ نائجیریا کی اگزیکٹو کمیٹی کے پریزیڈنٹ برادر آدم ایڈو یعقوب ۱۷ ستمبر ۱۹۲۴ء کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ صاحب وہاں کی جماعت کے ایک سرگرم کارکن تھے۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو آمادہ رہتے تھے۔ برادر یعقوب کی عمر وفات کے وقت چالیس سال کے قریب تھی۔ اور جماعت کی ان کے ساتھ بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ لیگوس کی مسلم جماعت میں وہ نہایت عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ حضرت کو قدرتی طور پر سلسلہ کے ایک مخلص خادم کی وفات سے صدمہ ہوا۔ مگر یہ سلسلہ چونکہ کسی انسان کے ساتھ وابستہ نہیں۔ بلکہ اس کا حامی و ناصر خود مولیٰ کریم ہے۔ اسلئے اسکے فضل سے توقع ہے کہ کسی اور کو کھڑا کر دیگا۔ آپ نے جمعہ کی نماز کے بعد برادر یعقوب کا جنازہ پڑھا۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ فردوس بریں میں اعلیٰ مقام پر اٹھائے۔ اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

جمعہ کی نماز سے پیشتر تھوڑی دیر کے لئے حضرت صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو ساتھ لیکر باہر تشریف لے گئے۔ اور ۲ بجے مسجد مینی میں آپنے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں قومی کیرکٹر کو مضبوط بنانے کے لئے آپنے زور دیا۔ نماز کے بعد بعض احباب کا جنازہ غائب آپنے پڑھا۔ انہیں میں مرحوم برادر یعقوب نائجیرین کا جنازہ بھی تھا۔

سر راس سے ملاقات

۴½ بجے سر ای۔ ڈی راس بالقابہ جو مذہبی کانفرنس کے پریزیڈنٹ ہیں۔ حضرت کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ سر راس کلکتہ کالج میں پرنسپل رہ چکے ہیں وہ بہت بڑے نامور مستشرقین میں سے ہیں مزاج پرسی کے بعد انہوں نے کہا کہ:۔

آپ کی تشریف آوری پر انگلستان کا پریس بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ بہت سے اقتباسات جمع ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد سر راس سے گفتگو کا سلسلہ بالکل علمی رنگ اختیار کر گیا۔ سر راس نے قرآن مجید کے ترجمہ کے لئے تحریک کی۔ اور پہلے پارہ کے متعلق خوشی اور عمدگی کا اظہار کیا۔ کہا کہ میں نے پہلا پارہ پڑھا ہے۔ اور میرے پاس ہے۔ چار نوشی بھی ہوتی رہی۔ اور مختلف علمی باتیں بھی ہوتی رہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ میں نے انتظام کیا ہے کہ باقی پارے بھی جلد شائع ہوں۔ مگر یہ کام بہت محنت طلب ہے۔ اور میں متن کے بغیر شائع کرنا جائز نہیں سمجھتا۔

اسی سلسلہ میں سر راس نے بتایا کہ جارج سیل کے ترجمہ کا ماخذ میں نے دریافت کر لیا ہے۔ اس نے یہ ترجمہ ایک اٹالین مصنف مرچی کے ترجمۃ القرآن کو لیکر کیا ہے۔ ورنہ جارج سیل نے بیضاوی کے سوا اور کسی کتاب کو نہیں دیکھا۔ حالانکہ اس کے ترجمہ میں حوالجات ہیں جارج سیل کی لائبریری بچی ہے۔ اس میں کوئی کتاب بیضاوی کے سوا نہ تھی۔

سر راس جدید طریق لائبریری کا ذکر کرتے رہے کہ کس طرح پر کتابیں رکھی جاتی ہیں۔ اور کاغذ کو دیکھ کر کس طرح قلمی کتابوں کی عمر بتائی جا سکتی ہے۔ یہ ایک مستقل علم ہو گیا ہے۔ اور سر راس خود اسکی تعلیم دیتے ہیں۔ قرآن مجید کے قدیم نسخوں کے ذکر پر اس نے کہا کہ قرآن مجید کا سب سے پرانا نسخہ ۲۷۵ ہجری کا لکھا ہوا میں نے ٹیونس میں دیکھا ہے۔ اور عربی خط کے متعلق کہا کہ کوفی خط کی ابتدا مغربی خط سے ہوئی ہے۔ اسی سلسلہ میں اس نے بیان کیا کہ ابتداءً تحریر کا انتظام نہ تھا۔ بلکہ روایت کا تھا۔ فردوسی کے شاہنامہ کی ترتیب محض روایت پر ہے۔ غرض مختلف علمی باتیں ہوتی رہیں۔ سر راس نے حضرت سے دریافت کیا کہ شاعروں کی روایت کرنیوالے کو راویہ اور حدیث کی روایت کرنیوالے کو راوی کیوں کہتے ہیں۔

حضرت ۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حدیث کا راوی ایک کی طرف روایت کو منسوب کرتا ہے۔ اور شاعر چاہتے ہیں کہ ایک جماعت ان کے اشعار کو یاد کرے اور روایت کرے تاکہ شہرت زیادہ ہو۔ اس لئے وہ جماعت کی طرف منسوب ہوئے۔ پس جماعت راویہ کا مفہوم ظاہر ہوتا ہے۔

سر راس ۔ اس فوری توضیح کے بیان کرنے سے بہت خوش ہوا۔

سر راس نے کانفرنس کے متعلق گفتگو کے دوران میں کہا کہ یہ کانفرنس تو بطور ایک ابتدائی تحریک کے ہے۔ اس سے کچھ دلچسپی پیدا ہو گی۔ اور میں جانتا ہوں کہ اس کا نتیجہ تو یہی ہو گا کہ اسلام زندہ مذہب ثابت ہو گا سر راس کے اس علمی مذاکرہ پر حضرت نے فرمایا۔ کہ

میں ذاتی طور پر آپ کی باتیں سنکر بہت خوش ہوا۔ میں نے انگریز مصنفوں کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ مجھے انکو دیکھکر کچھ خوشی نہیں ہوئی۔

سر راس نے اس کے بعد اپنی کسی دوسری مصروفیت کی وجہ سے اجازت چاہی۔ اور حضرت نے انکو رخصت کیا۔ سر راس کو مکرمی شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری سے بھی انٹروڈیوس کیا گیا۔ اور اسکی تقریب یہ ہوئی کہ ہندوستان میں اشاعت اسلام کے سوال میں یہ ذکر آیا کہ ہندوؤں کی اعلیٰ اقوام میں سے بھی مسلمان ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے علوم عربیہ میں تکمیل کی ہے۔ چنانچہ ایک عربی زبان کے فاضل ہمارے ساتھ ہیں جو ہندو سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اور اب وہ قادیان کے دینیات کے مدرسہ کے پرنسپل ہیں سر راس کو اسپر استعجاب قدرتی امر تھا۔ چنانچہ شیخ صاحب کو بلایا گیا اور قادیان کی عظمت کا یہ علمی ثبوت اسکو ملا۔

سینٹ لوکس ہال میں حضرت کی تقریر

آج شام کو ۸ بجے سینٹ لوکس ہال میں ریفارم کلب کے ممبروں نے حضرت صاحب سے حیات بعد الموت کے مضمون پر تقریر کرنے کی درخواست کی تھی۔ یہ ریفارم کلب سپرچوال سوسائٹی کی جماعت ہے۔ اسکی پریزیڈنٹ ایک مسن خاتون ہے ٹھیک وقت پر ہم لوگ وہاں پہنچ گئے۔ حضرت اقدس بذریعہ موٹر آئے تھے۔ اور ہم لوگ بذریعہ ٹیوب۔

مصافحہ نہ کرنے پر افسوس

جب ہم ہال میں پہنچے۔ تو پریزیڈنٹ لیڈی نے ذوالفقار علی خان صاحب کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر خان صاحب نے ہاتھ آگے نہ کیا۔ اسپر اسے ملک کے طریق کے موافق اسے قدرتاً ناگوار ہوا۔ اس نے فوراً مسٹر لوگریو (خواجہ شاہی نومسلم) سے جا کر شکایت کی۔ وہ خانصاحب کے پاس آیا اور اظہار شکایت کیا۔ خان صاحب نے جرأت سے کہا کہ ہم اپنے مذہب کے خلاف نہیں کر سکتے۔ ہماری غرض تحقیر نہیں۔ ہم ہر طرح مستورات کا جائز احترام کرتے ہیں۔ مگر مسٹر لوگریو جو سوسائٹی کے اصولوں کو دین پر مقدم کرتا ہے اس عذر کو کب سنتا تھا۔ خان صاحب نے خود پریزیڈنٹ صاحبہ سے جا کر

حقیقت کا اظہار کیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔ کہ آپ اپنے مذہب کے اس طرح پابند ہیں۔ اس اثنا میں حضرت تشریف لے آئے۔ اور پریزیڈنٹ نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا۔ حضرت بہت بلند پلیٹ فارم پر تشریف لے گئے۔ ہال بھرا ہوا تھا۔ اور اپنے کلب کے اصولوں کے موافق انہوں نے سروس شروع کی۔ بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھے ہوئے ایک گیت گا لیا جس کا ایک شعر یہ ہے :- Nearer my God to Thee nearer to Thee

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

گیت کے بعد پریزیڈنٹ نے دعا کی اور مسٹر لوگریو نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کا اعلان کیا کہ آپ بہت بڑے فاضل الٰہیات کے ہیں۔ اور ہندوستان سے تشریف لائے ہیں۔ حیات بعد الموت پر آپ تقریر کریں گے۔ ۸ بجکر ۲۲ منٹ پر حضرت نے تقریر شروع کی۔ اور انگریزی زبان میں آپ نے حیات بعد الموت کے مضمون پر ۲۲ منٹ تک تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مسٹر لوگریو نے کھڑے ہو کر کہا کہ :-

آج ہم نے نہایت شاندار لیکچر سنا ہے۔ اس لیکچر کو سنکر اسلام کی تعلیم کی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ جب ایک مرتبہ تم الہام سے ایک صداقت کو پالو گے۔ تو پھر کوئی تم کو اس سے ہلا نہیں سکتا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس پر خوب غور کریں گے۔

اسکے بعد پریزیڈنٹ نے ان الفاظ میں آپکا شکریہ ادا کیا کہ :-

میں اپنے بھائی کے اس ایڈریس کا شکریہ ادا کرتی ہوں میں اس ایڈریس سے اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ حیات مابعد الموت کا آیڈیا عالمگیر طور پر ایک سا ہی ہے۔

اسکے بعد حاضرین جلسہ میں سے اکثر ہم سے متفرق طور پر باتیں کرتے رہے اور آپ کی تقریر کے اثر اور خوبی کا اظہار کرتے تھے قریباً ۲۰ منٹ تک اس قسم کا تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

۲۰ ستمبر ۱۹۲۴ء یوم ہفتہ

دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے جب حضرت تشریف لائے۔ تو بیگوس کے دو حاجی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جنمیں سے ایک احمدی ہے اور دوسرا احمدیت کے قریب ہے۔ انکو حضرت اقدس کی زیارت و ملاقات سے جو خوشی ہو سکتی ہے۔ اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت محبت سے انکے اور حالات دریافت فرماتے رہے۔ چونکہ حضرت اقدس کو اپنی آنکھ کا معائنہ کرانا تھا۔ اور اس کے لئے ۲ بجے کا وقت مقرر تھا۔ آپ کھانا کھا کر وہاں تشریف لے گئے۔ اور آج ۲ بجے ہندوستانی طلباء کو چار کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ ۴ بجے سے پہلے حضرت صاحب واپس تشریف لے آئے۔

۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء یوم یک شنبہ

مذہبی کانفرنس میں ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت کی تقریر ہونیوالی ہے۔ اسکے اعلان کے لئے ایک چھوٹا سا ہینڈبل چھپوایا ہے۔ اس کی اشاعت کے لئے یا اہتمام محبت کے لئے یہ تجویز کی گئی کہ مختلف گرجوں میں اسکو جاکر تقسیم کر دیا جاوے۔ چنانچہ مختلف احباب کے سپرد یہ خدمت کی گئی۔ خاکسار عرفانی کے حصہ میں ای اولین ہال (جہاں سپرچوال سوسائٹی کے جلسے ہوتے ہیں) آیا۔ جہاں صبح اور شام کو جاکر اشتہار تقسیم کر دیا گیا۔

کرنل ڈگلس کی ملاقات

آج شام کو ۵ بجے کرنل ڈگلس کی ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ کرنل ڈگلس وہی ڈگلس ہے جس نے ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کو خارج کیا تھا۔ کتاب البریہ میں اس مقدمہ کی روئداد دلچسپی ہے۔ خاکسار عرفانی نے اس مقدمہ کی روئداد دوسرا جنگ مقدس کے عنوان سے ساتھ ساتھ شایع کی تھی کرنل ڈگلس کے دل پر حضرت مسیح موعود کے اخلاق اور عظمت کا ایک خاص اثر ہے۔ جہاں جہاں وہ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہمیشہ ذکر کرتے رہے ہیں۔ غرض وہ وقت مقررہ پر تشریف لائے حضرت جس وقت آئے تو وہ تعظیم کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور نہایت محبت سے کہا کہ آپ میرے دوست کے بیٹے ہیں۔ آپکے والد شریف کو میں دوست رکھتا ہوں۔ کرنل ڈگلس کو مقدمہ کے واقعات اب تک یاد ہیں اور وہ ان کا ذکر اپنے انگریز دوستوں سے کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ میں ایک عجیب اتفاق کی بات سناتا ہوں۔ ایک دن میں مسٹر کولڈسٹریم سے اس مقدمہ کا ذکر کر رہا تھا کہ اتنے میں ایک لڑکا آیا اور اس نے کولڈسٹریم صاحب سے کہا کہ بذریعہ تار مجھے خبر آئی ہے کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے۔ یہ وارث دین کا لڑکا تھا اور مجھے تعجب ہوا۔ کیونکہ اس سے چند منٹ پیشتر میں اس مقدمہ کے ذکر میں وارث دین کا ذکر کر چکا تھا۔ وہ لڑکا غالباً اب لاہور میں ہے۔

مانٹیگو سکیم پر اظہار رائے

کچھ دیر تک ہندوستان کی موجودہ حالت پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا اس کے ضمن میں حضرت نے فرمایا کہ :- میری رائے میں مانٹیگو سکیم اچھی نہیں اسمیں بہت اصلاح کی ضرورت ہے میرا نقطہ خیال یہ ہے کہ گورنمنٹ کو چاہیئے تھا کہ ایک یا دو محکمے پورے ہندوستانیوں کو دیدیتی۔ وہ آزادی سے ان میں کام کرتے۔ کرنل نے دریافت کیا کہ کیا آپ کانفرنس کے لئے آئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کانفرنس اصل مقصد نہیں۔ البتہ وہ محرک ضرور ہے میں تو اس لئے آیا ہوں کہ ممالک یورپ میں اشاعت اسلام کی متعلق سکیم آپ حالات کا مطالعہ کرکے تجویز کروں۔ کرنل حضرت صاحب کی ملاقات پر اظہار خوشنودی کرکے اجازت لیکر رخصت ہوا۔

نومسلم یورپینوں کی دعوت چار

آج پانچ بجے نومسلم یورپین چار کی دعوت پر بلائے گئے تھے۔ عصر کی نماز کے بعد یہ احباب جمع ہونے شروع ہوئے۔ اور ایک کثیر تعداد نومسلم بھائیوں اور بہنوں کی اس جلسہ میں شریک ہوئی۔ اور چار نوشی کے بعد رات کے آٹھ بجے تک مختلف مسائل حضرت سے دریافت کرتے رہے جنمیں عورتوں سے مصافحہ کرنا* اسلام نے جائز نہیں رکھا۔ یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ نومسلم خواتین نے تسلیم کیا کہ یہ نہایت ضروری اور عمدہ تعلیم ہے مگر انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ چونکہ ایسی عادت ہو چکی ہے۔ کہ بلا اختیار ہاتھ آگے بڑھ جاتا ہے۔ اسلئے ہم کوشش کرینگی کہ اس کو کم کریں۔ اور اپنی اولاد میں اس عادت کو نہیں ہونے دیں گی۔

تعدد ازدواج کے متعلق بھی انہوں نے تسلیم کر لیا کہ بعض حالتوں میں تعدد ازدواج ضروری ہے۔ اور جب انکو یہ بتایا گیا کہ اسلام نے یہ اجازت دی ہے کہ اگر کوئی عورت شادی کے وقت یہ معاہدہ کرلے کہ میرا شوہر دوسری شادی نہیں کریگا تو ایسا معاہدہ جائز ہے۔ اس سے انکو بہت تسلی ہوئی۔ یہ جلسہ بہت دیر تک رہا۔

نومسلم اس امر کے لئے مشتاق تھے کہ ان کے لئے لٹریچر مہیا کیا جاوے اور انکو تعلیم دی جائے۔ چنانچہ حضرت نے ان کے اس مطالبہ کو نہایت محبت اور قدر کی نظر سے دیکھا۔ بعض مرد و عورت رات کے کھانے تک موجود تھے۔ اور کھانے کی میز پر بھی استفادہ کرتے رہے۔ یہاں کی نومسلم یورپین جماعت میں ایک روح پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اسلامی تمدن کا احترام کرنے لگے ہیں۔ بعض دوست کئی کئی میل سے اس تقریب پر آئے تھے۔ اور انکو بارش کی وجہ سے واپسی پر بہت تکلیف بھی ہوئی مگر وہ خوش و خرم تھے کہ انہوں نے آج کی صحبت میں نیا علم حاصل کیا ہے۔ احمدیت کی کھلم کھلا اشاعت کی گئی۔ اور سلسلہ کی تعلیمات سے انکو آگاہی ہوئی ہے۔

انتظامی روح جماعت میں پیدا ہونی چاہیئے

مغرب و عشاء کی نماز سے پیشتر مختلف امور پر گفتگو جاری تھی۔ انتظامی روح کے متعلق فرمایا کہ :- میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں انتظامی روح پیدا ہو۔ میں ایسے اصول قائم کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دوسرے کے کام میں مداخلت نہ کرے۔ افسروں کا اور ان لوگوں کا جن کے سپرد کوئی کام ہو۔ یہ فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے عہدہ اور کام کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اگر اسمیں کوئی مداخلت کرنا چاہے تو اپنے حق کی حفاظت کریں۔ اگر ایک دوسرے کے کام میں ایسی مداخلت ہو تو اس کا برا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر خدانخواستہ جب خلیفہ کمزور ہو۔ تو قوم تباہ ہو جائیگی۔ اسلئے انتظام میں مداخلت نہیں چاہیئے۔ کام کے لحاظ سے خواہ میں خوش ہو گیا کہ کل اور آج ایک کام ہوا ہے مگر یہ خوشی میری ذاتی خوشی ہے۔ قومی خوشی نہیں۔ اور وہ اسی وقت ہوگی جب انتظام کے ماتحت کام ہو۔

۲۲ ستمبر ۱۹۲۴ء دوشنبہ

آج ہندوستان کی ڈاک کی وجہ سے دوپہر تک حضرت اسمیں مصروف رہے۔ اور ۲ بجے مذہبی کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ اسلئے ظہر و عصر کی نماز جمع کرکے آپ معہ خدام کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ کانفرنس کے اجلاس امپیریل انسٹیٹیوٹ میں شروع ہوئے ہیں۔ جو ہمارے مکان سے ۲۰ منٹ کا راستہ ہے ہم جب امپیریل انسٹیٹیوٹ کے دروازہ پر پہنچے تو ایک گرافک جرنلسٹ سوسائٹی نے ہمارا فوٹو لیا۔ کانفرنس کی کارروائی ٹھیک وقت پر شروع ہوئی۔ آج مسٹر سر آس کا صدارتی اور افتتاحی خطبہ تھا۔ اور ہندوستانی دھرم پر لیکچر۔ کانفرنس کے اجلاسوں اور لیکچروں کے متعلق ایک جداگانہ رپورٹ انشاء اللہ آئندہ بھیجی جائیگی ❊

مذہبی کانفرنس کے مضامین

۲۳ ستمبر آج کا دن کانفرنس میں اسلام کے لئے رکھا گیا تھا اور تین پرچے اسلام پر پڑھے جانیوالے تھے پہلا مضمون خواجہ کمال الدین صاحب کا تھا۔ جو سنی مذہب کے قائم مقام تھے۔ اور دوسرا شیعہ مذہب پر شیخ خادم ور جانی کی طرف سے۔ تیسرا احمدیت پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مضمون تھا۔ پہلے دو لیکچروں کے صدر سر ٹامس آرنلڈ تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے مضمون کے صدر سر تھیوڈور مارسین بالقابہم۔ آج کا دن کانفرنس کی تاریخ میں ایک یادگاری دن ہے اور لندن کی تاریخ میں یہ پہلا دن ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود کا وہ کشف پورا ہو رہا تھا جو ازالہ اوہام میں درج ہے۔ خواجہ صاحب کا مضمون ایسے وقت میں رکھا گیا تھا جبکہ حاضرین تازہ دم ہو کر آتے ہیں۔ اور ہمارے مضمون کا وقت وہ تھا جبکہ لوگ تھک جاتے ہیں یعنی پانچ بجے۔ مگر ان حالات کے باوجود خدا تعالیٰ نے اس مضمون کے پڑھے جانے کے وقت جو تائید اور نصرت ظاہر کی وہ بعد کے واقعات سے ظاہر ہے ❊

---

* اور تعدد ازدواج کے مسائل بھی تھے اور خصوصیت سے یہ مسئلہ خواتین نے دریافت کیا حضرت اقدس نے صراحت کے ساتھ بتایا کہ عورتوں سے مصافحہ کرنا

204

خواجہ کمال الدین صاحب کو مدت سے ارمان تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر تقریر کریں خدا تعالےٰ نے اس مقابلہ کے لئے وہ میدان تجویز کیا۔ جہاں خواجہ صاحب ۲۰ سال کے لمبے عرصہ میں کافی شہرت اور اثر حاصل کر چکے تھے۔ (جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے۔) اور اس لیکچر کے متعلق خود خواجہ صاحب کو اس قدر دعویٰ تھا۔ کہ انہوں نے ہندوستان کے مسلم پریس میں اس کا بہت بڑا اعلان کیا۔ اور اس مقصد کے لئے انگلستان روانہ ہونے کا اشتہار دیا۔ کہ میں اسلام کو پیش کرنے کے لئے وہاں جا رہا ہوں۔ اور نہ صرف انگلستان میں بلکہ مصر کے پریس میں بھی یہ اعلان کیا گیا۔ تاکہ لوگ ان کا وہاں استقبال کریں۔ برخلاف اس کے حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنا مقصد کانفرنس نہیں رکھا تھا۔ بلکہ اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل سکیم کی تجویز آپ کے زیر نظر تھی۔ اور یہی اصل مقصد ہے۔ مگر خواجہ صاحب باوجود اس اعلان کے اس موقع پر خود تشریف نہیں لائے۔ اور ان کا لیکچر ان کے جانشین اور قائم مقام امام ووکنگ نے بھی نہیں پڑھا بلکہ مسٹر عبد اللہ یوسف علی صاحب نے ان کا پڑھا۔

مسٹر عبد اللہ یوسف علی صاحب غالباً اس ایڈریس کے پڑھنے کو طیار نہ تھے۔ اس لئے وہ اپنے انگریزی لباس میں تازہ حجامت بنوا کر تشریف لائے تھے۔ مگر جب انہیں معلوم ہوا۔ تو وہ جا کر ہندوستانی وضع کا لباس پہن کر سٹیج پر آئے انہوں نے ایک زر تار بندھی ہوئی ہندوستانی پگڑی سر پر رکھی ہوئی تھی۔ اور ایک زر دوزی کا چغہ پہنا ہوا تھا۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہندوستانی مسلم کا یہ لباس ہے۔ جیسا کہ کانفرنس کے پریس نوٹ سے ظاہر ہے۔ یہ مضمون لارڈ ہیڈلے پڑھنے والے تھے۔ مگر نہیں معلوم انہوں نے کیوں انکار کیا۔ بہرحال مسٹر یوسف علی نے پرچہ پڑھنے سے پہلے بیان کیا۔ کہ میں نے اس پرچہ کو پہلے نہیں پڑھا۔ اور میری حالت ایسی ہے۔ جیسے کوئی نئی دریافت کرتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی غلطی ہو۔ تو آپ اسے ریڈر کی طرف منسوب کر کے معاف فرمائیں گے۔

میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی ریمارک کروں کہ انہوں نے کس طرح مضمون پڑھا۔ اور مضمون کیا ہے۔ مسٹر مارگولی اتھ نے پرچہ کا انٹروڈیوس کرتے ہوئے کہا:-

کیا خواجہ صاحب مترجم قرآن ہیں

کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ خواجہ صاحب کے لئے یہ کریڈٹ عزت افزائی کا موجب ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو بغیر ترجمہ کرنے کے مسٹر مارگولی اتھ جیسے مشہور آدمی کی زبان سے یہ خطاب مل گیا۔ خواجہ صاحب غالباً اس کی تردید کریں گے۔ تاکہ ان کی اخلاقی حس بے اثر نہ ہے

مگر باوجودیکہ ان کے فرزند ارجمند اور لارڈ ہیڈلے صاحب سٹیج پر موجود تھے۔ کسی نے گوارا نہ کیا۔ کہ اس غلطی کی اصلاح کرے۔ حاضری دو اڑہائی سو کے درمیان تھی۔ ہمیں افسوس ہے کہ لیکچر کمی وقت کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا۔ اس افسوس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے ہندوستان میں یہ اعلان کیا تھا۔ کہ ہمیں وقت میں ایک مقررہ تعداد الفاظ کا مضمون لکھنا آسان نہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے بڑے فخر و مباہات کا اظہار کیا تھا۔ گویا یہ ایک اعجازی مضمون ہے۔ مگر افسوس ان کے وہ گنے ہوئے الفاظ مقررہ وقت کے اندر نہ پڑھے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا مضمون

ٹھیک وقت پر حضرت کا مضمون شروع ہوا

سر تھیوڈور ماریسن صدر تھے۔ لوگوں میں جگہ حاصل کرنے کے لئے اس قدر جوش تھا۔ کہ وہ خود کرسیاں اٹھا اٹھا کر سٹیج کے قریب آ گئے۔ اور ایک دوسرے سے پہلے جگہ حاصل کرنے کی سعی کرتا تھا۔ اور سارا ہال سامعین سے بھر گیا۔ باوجودیکہ وقت وہ تھا۔ کہ لوگ سارا دن تقریریں سن کر تھک جاتے ہیں۔ مگر اس وقت نہ صرف وہ جو پہلے لیکچروں میں موجود تھے۔ جم کر بیٹھے ہوئے تھے۔ بلکہ بہت سے لوگ اور آ گئے۔ جن میں علم دوست اور مشہور آدمی ڈاکٹر والٹر دالش جیسے بھی تھے۔ حضرت اس سٹیج پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ چودھری فتح محمد صاحب مولوی عبد الرحیم صاحب درد مولوی محمد دین صاحب حافظ روشن علی صاحب اور خانصاحب ذو الفقار علی خانصاحب بھی تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اور سلسلہ کو سر تھیوڈور ماریسن نے انٹروڈیوس کیا۔ اور اسنے اس بات پر فخر کا اظہار کیا۔ کہ احمدیہ موومنٹ اسکی زندگی میں ہوئی ہے۔ اس نے نہایت ادب و احترام کے جذبات کا اظہار کر کے کہا کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کی اپنے اندر موجودگی کی عزت و شرف رکھتے ہیں آپ احمدیہ موومنٹ کے امام حضرت مسیح موعود کے خلیفہ ثانی ہیں۔ میں حضرت سے عرض کروں گا۔ کہ آپ حاضرین کو اپنے کلمات سے محظوظ کریں اس پر حضرت صاحب نے کھڑے ہو کر انگریزی زبان میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا۔ لوگوں کی نظریں آپکے چہرہ پر تھیں اور ہمہ تن گوش سن رہے تھے آپ نے فرمایا مسٹر پریزیڈنٹ بہنو! اور بھائیو! میں سب سے اوّل خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے اس کانفرنس کے بانیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا۔ کہ لوگ اس طریق پر مذہب کے سوال پر غور کریں۔ اور مختلف مذاہب کے متعلق تقریریں سن کر یہ دیکھیں۔ کہ کس مذہب کو قبول کرنا چاہئیے۔

اس کے بعد میں چودہری ظفر اللہ خانصاحب اپنے مرید سے کہتا ہوں۔ کہ میرا مضمون سنائیں۔ میں خود پرچہ پڑھنے کا عادی نہیں ہوں۔ اپنی زبان میں بھی نہیں بلکہ میں ہمیشہ زبانی تقریریں کرتا ہوں۔ اور چھ چھ گھنٹہ تک بولتا ہوں۔ ایسے جلسوں میں جہاں دس سے لے کر بارہ ہزار تک سننے والے ہوتے ہیں۔

مذہب کا معاملہ اسی دنیا تک ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہ مرنے کے بعد دوسرے جہان تک جاتا ہے۔ اور انسان کی دائمی راحت مذہب سے وابستہ ہے۔ اس لئے آپ اس پر غور کریں اور سوچیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ آپ توجہ سے سنیں گے۔

اس کے بعد چودہری ظفر اللہ خاں صاحب کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے نہایت بلند اور موثر لہجہ میں اس مضمون کو پڑھا چودہری صاحب ایک دن پہلے حلق کی خراش کی وجہ سے بیمار تھے۔ مگر اس مضمون کے پڑھتے وقت خدا تعالےٰ نے ان کی مدد کی۔ اور سامعین پر ایک وجد کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ جس وقت آخری پیغام پڑھا گیا۔ تو وہ حالت قابل دید تھی۔ مضمون کے ختم ہونے پر پریذیڈنٹ نے مبارکباد دی۔ اور ہر طرف سے لوگوں کا مجمع ہو گیا۔ پریذیڈنٹ نے حاضرین کی طرف سے شکریہ کا اظہار کیا۔ جس کا حاضرین نے اپنے دستور کے موافق چیرز سے دیر تک ساتھ دیا۔ بلکہ دیر تک پریذیڈنٹ کو بولنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ اس قدر چیرز ہو رہے تھے۔ پریذیڈنٹ نے کہا۔ کہ میں حاضرین کی طرف سے خلیفۃ المسیح کا مذہبی صداقت کو اس خوبصورتی سے بیان کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سر تھیوڈور ماریسن جیسے عالم مستشرق کا حضرت خلیفۃ المسیح کو اس کامیابی پر مبارکباد دینا معمولی بات نہیں۔ تھیوڈور ماریسن نے یہ بھی کہا۔ کہ ان بیش قیمت خیالات کے سننے کے لئے یہاں آنا ضروری تھا۔ ہر روز ایسی باتیں سننے میں نہیں آتی ہیں۔

ایک شخص نے کہا۔ کہ آپ کے آنے سے ہی احمدیت کا علم ہوا ہے۔ اس سے پہلے کسی کو خبر نہ تھی۔ یہاں کے فری چرچ کے ہیڈ ڈاکٹر دالش جن کا ذکر پہلے بھی آیا ہے۔ خود ایک بڑا فصیح البیان سپیکر ہے۔ اس نے کہا۔ کہ میں بہت ہی خوش قسمت ہوں۔ جو آج یہاں آ گیا۔ ایسا ہی ایک اور قانون کے پروفیسر نے کہا۔ کہ یہ مضمون احمدیت کے لئے کامیابی کا میدان وسیع کرنے والا ہے۔ اور اس کے لئے Turning Point ہے۔ اس نے اپنی خوشی کا اظہار اس طرح پر کیا۔ کہ گویا وہ اس سے سیراب اور شاداب ہے۔ اس نے کہا۔ کہ اگر میں ہزارہا روپیہ بھی خرچ کرتا تو اتنی خوشی اور کامیابی نہ ہوتی۔ اس نے اپنا مشاہدہ بیان کیا۔ کہ بعض لوگ خوشی سے اچھلے پڑتے تھے۔

غرض ہر طرف یہی تذکرہ اور اظہار خوشی ہے۔ آج کے اخبارات یہی تذکرہ کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

کامیابی کیلئے صحیح ذرائع کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(یہ خطبہ حضور نے ۵ ستمبر مسجد ٹیچی لنڈن میں ارشاد فرمایا)*

حسب معمول سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سورہ فاتحہ کی جسکو ہم بار بار پانچوں وقت نماز میں پڑھتے ہیں ایک آیت ہے۔ جو دشمنوں کے لئے ہمیشہ ٹھوکر کا موجب ہوتی رہی ہے۔ ہمارے لئے بہت ہی قابل غور ہے۔ اور وہ اھدنا الصراط المستقیم ہے ؛

ایک مسلمان جو اسلام قبول کر چکاہے۔ بلکہ اسلام کے موافق زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ اور اپنے وقت اور آرام کی قربانی کرنا چاہتاہے۔ جب عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو کس غرض کے لئے دعا کرتاہے۔ یہ سوچنے کے قابل بات ہے ؛

ہدایت کے تین معنی

اھدنا الصراط المستقیم کے معنی کئی رنگ میں کئے جاتے ہیں۔ ایک مشہور معنے تو یہ ہیں۔ کہ ہدایت کے تین معنے ہیں۔ رستہ دکھانا۔ اس پر چلانا۔ چلاتے رہنا۔ ایک شخص جو نہیں جانتا۔ کہ سچا مذہب کونسا ہے۔ وہ جب اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب اور مقصد یہ ہے۔ کہ حقیقی مذہب کا راستہ دکھا۔ اور جو مذہب قبول کر چکاہے۔ اس کی دعا یہ ہوگی۔ کہ اس مذہب پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور جس کو توفیق ملی ہے۔ اس کی دعا اس غرض سے ہے۔ کہ اس توفیق عمل کو قائم رکھ کر۔ اس صحیح راستہ پر چلاتا ہی رہ۔ اور اس طرح پر استقامت عطا کر۔ یہ عام اور مشہور معنے ہیں۔ جو کئے جاتے ہیں۔ اور اپنی جگہ درست ہیں ؛

کسی امر کا صرف علم کافی نہیں

لیکن اس کے ایک اور معنی بھی ہیں جس کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمانوں کو بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی دقتیں پیدا ہوتی ہیں میرے خیال میں بہت سے لوگ مسلمانوں میں بھی اور دوسری اقوام میں بھی ایک غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور وہ اس غلطی کو ہی نہیں کہ غلطی نہیں سمجھے۔ بلکہ اس پر مصر ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان کے خیال میں کسی کامیابی کے لئے اتنا ہی ضروری ہے۔ کہ یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں صحیح راستہ ہے۔ ایشیا کے اکثر مذاہب برہمو وغیرہ اسی غلطی میں مبتلا ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ سچائی کے معلوم ہو جانے پر اس کا مل جانا کیا مشکل ہے۔ مگر یہ نفس کا دھوکہ اور غلط خیالی ہے۔ دیکھو یہ مان لینے کے بعد کہ خدا موجود ہے۔ خدا مل نہیں جاتا۔ ایک شخص جانتا ہے۔ کہ امریکہ موجود ہے۔ لیکن اس کے علم کے ساتھ وہ امریکہ پہونچ نہیں جاتا۔ یہ جان لینے پر کہ ماؤنٹ ایورسٹ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔ وہ اس پر چڑھ نہیں جاتا۔ تو پھر یہ کہدینے سے کہ ہم نے خدا کو مان لیاہے کوئی شخص خدا تک کس طرح پہونچ جاتا ہے۔ اس مادی عالم میں جب کہ محض علم کسی چیز کا اس کے حصول کا باعث نہیں ہو جاتا۔ تو خدا تعالےٰ کا قرب محض اس علم سے کہ خدا موجود ہے۔ کیونکر حاصل ہو سکتاہے۔ بہت لوگ ہیں۔ جو اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور مجرد علم اور مان لینے کو کافی سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ یہ بہت ہی ادنےٰ اور ابتدائی درجہ ہے ؛

کوشش کے صحیح ذرائع

پھر ایک جماعت ہے۔ جو اس سے بڑھ کر کہتی ہے کہ اس کے حصول کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ بے شک یہ درست ہے جب تک کسی سچائی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ ہم اس کو نہیں پا سکتے۔ لیکن اس کوشش کے ساتھ جس چیز کی ضرورت ہے۔ اور جس کے بغیر مطلب حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہماری کوشش ان ذرائع سے ہو۔ جن کے ذریعہ کامیابی ہوتی ہے۔ دنیا میں ناکامیوں کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ صحیح ذریعہ سے لوگ کوشش نہیں کرتے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنے مقصد میں ناکام رہ جاتے ہیں ؛

پس سورۃ فاتحہ کی یہ آیت اس اصل کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور اس سے یہ بھی سبق ملتاہے۔ کہ صحیح ذرائع کی طلب ہمارا پہلا مقصد ہے۔ اھدنا میں اول انسان ہدایت چاہتا ہے۔ کہ صحیح راستہ مل جائے۔ مگر صرف اسی قدر کہہ کر نہیں چھوڑ دیا۔ کہ انسان کو ہدایت کا علم ہو جاوے۔ نہیں بلکہ الصراط المستقیم کہہ کر انسان کے اندر ایک جوش پیدا کر دیاہے۔ کہ صحیح ذرائع جو ہدایت تک پہونچتے ہیں۔ ان کی توفیق ملے۔ وہ میسر آجائیں۔ اگر وہ صحیح ذرائع نہ ملیں۔ تو سوائے سوزش اور جلن کے کیا ہوگا !

انسان کو ناکامی پر کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ جب وہ اپنی محنت اور کوشش کو دیکھتاہے۔ کہ رائیگاں چلی گئی۔ پس اس سوزش اور تکلیف سے بچانے کے لئے۔ اصل ذرائع کامیابی کی توفیق پاتا ہے۔ ایک پیاسا آدمی اتنا تو جانتا ہے۔ کہ پانی ہے۔ مگر اس تک پہونچ نہ سکنے کے باعث اس کی شدت پیاس اور بھی بڑھ جاوے گی۔ اتنے علم سے اسے فائدہ نہیں ہوگا۔ پس کامیابی کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ اس کے صحیح ذرائع کا حصول ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل اور راہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے قرآن مجید نے اھدنا الصراط المستقیم کی تعلیم دی ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں بھی پورے طور پر اس کا احساس نہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے مان لینا اور اس پر عمل کرنا کافی ہے۔ مگر عمل کے لئے جب تک صحیح ذرائع ساتھ نہ ہوں۔ وہ عمل بھی ناقص اور بے معنی ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ بعض لوگ بڑی قربانی کرکے کام کرتے ہیں۔ مگر اس میں نقص ہوتا ہے۔ اور نتیجہ ناکامی ہوتی ہے۔ میں جب اعتراض کرتا ہوں۔ تو دوسرے لوگ کہدیتے ہیں۔ کہ یہ تو بہت بڑی محنت کرتے ہیں۔ صبح سے لے کر رات کے نو بجے تک کام کرتے رہتے ہیں۔ میں ان کی محنت کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن جب تک صحیح ذرائع پاس نہ ہوں گے۔ اس محنت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہاں جب صحیح ذرائع سے عمل ہوگا۔ تو محنت اور وقت دونوں میں کمی ہو جاوے گی۔ یہ ضرورت نہیں کہ ایک شخص پندرہ گھنٹہ کام کرے۔ مگر نتیجہ کچھ نہ ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ کامیابی ہو۔ اور اس کے لئے جب تک صحیح ذرائع کو اختیار نہ کیا جائیگا۔ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ان صحیح ذرائع کے حصول کی تعلیم اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ہے ؛

صحیح ذرائع خدا کے فضل سے حاصل ہوتے ہیں

اس بات کو خوب یاد رکھو کہ محض کام کرنا اوقات یا روپیہ کا صرف کر دینا یا احساسات اور جذبات کا قربان کر دینا کافی نہیں ہے۔ اور اس سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ اصل چیز جس کے لئے انسان ساری محنتیں اور قربانیاں کرتا ہے۔ کامیابی اور حصول مقصد ہے۔ اگر وہ حاصل نہیں ہوتا۔ تو کیا فائدہ۔ اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے۔ کہ ان اسباب کو حاصل کیا جائے۔ جو اس کے لئے ضروری ہیں۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے ملتے ہیں۔ اسی کے لئے یہ دعا ہے۔ پہلے اصل مقصد کا علم حاصل کرلو۔ پھر اس کے صحیح ذرائع حاصل کرنے کے لئے خدا تعالےٰ سے دعا کرو۔ اور پھر استقامت کے ساتھ ان ذرائع سے کوشش کرو۔ اور یہ عزم کرلو کہ اس مقصد کو حاصل کرنا ہے اس کے لئے تھکو نہیں۔ اور ہمت نہ ہارو۔ ورنہ بغیر صحیح ذرائع کے اصل مقصد دور ہوتا جائے گا ؛

خدا یسر پسند کرتا ہے

ایک شخص دن میں پانچ نمازیں پڑھتا ہے۔ اور ایک ہندو ہے۔ جو رات دن الٹا لٹکا رہتاہے۔ اور ایسی شدید محنت برداشت کرتا ہے۔ کہ تصور سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے

---

* اس سے قبل ۱۲ ستمبر کا خطبہ جمعہ الفضل میں شائع ہو چکاہے۔ جو براہ راست موصول ہوا تھا۔ چونکہ اس خطبہ کو الحکم سے لیکر شائع کرنے کی ہدایت ہوئی تھی۔ اور یہ ۷ر اکتوبر کے الحکم میں چھپا ہے۔ اس لئے اب شائع کیا جاتاہے۔ (ایڈیٹر)

کہ نمازوں کے مقابلہ میں اسکی محنت اور عمل بہت بڑا ہے۔ مگر کیا اس طریق خدا ملجاتا ہے؟ خدا کو کسی کے اُلٹے سیدھے لٹکنے کی ضرورت نہیں اور اُسکے اعمال کیساتھ پاکیزگی اور وہ اخلاص جو خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام تکلیف کیلئے نہیں ہوتے۔ بلکہ ان سے کامیابی اور ابدی راحت وابستہ ہوتی ہے اگر جاپانی پر بیٹھ رہنے یا سونے سے کامیابی ہو تو خدا یہی حکم دیتا۔

انسان بعض اوقات اس حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ اور دھوکہ کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ انسان کو مشقتوں میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ تو انسان کیلئے یُسر پسند کرتا ہے۔ ہاں انسان اپنی نادانی سے صحیح رستہ اور صحیح ذرائع کو چھوڑ کر خود مصیبتوں اور مشقتوں میں پڑ جاتا ہے۔

کامیابی کیلئے مشقتیں

ہاں یہ سچ ہے۔ کہ بعض اوقات کامیابی کا صحیح ذریعہ مختلف قسم کی مشقتیں بھی ہوتی ہیں۔ اور کئی قسم کی قربانیاں اُسکو کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن ان مشقتوں اور قربانیوں میں اسے تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ دل سے امید اور خوشی سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو اپنے مقصد کی کامیابی کی ہوتی ہے اسلئے وہ انکو شوق اور جوش سے اختیار کرتا ہے۔

دوستوں کو نصیحت

پس میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ صرف اتنی ہی بات پر خوش نہ ہوں۔ کہ انہیں رستہ ملگیا ہے۔ یا وہ حصول مقصد کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ انہیں دیکھنا چاہئے کہ کیا وہی طریق کامیابی کا ہے۔ جسپر چل رہے ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں فکر کرنی چاہئے۔ کہ انکی محنت وقت اور روپیہ ضائع نہ ہو۔ صحیح اسباب محنت کو کم کر دیتے ہیں۔ بعض دو گھنٹہ میں کام ختم کر لیتے ہیں جبکہ کام کرنیکا صحیح طریق انہیں معلوم ہو۔ اور بعض پندرہ گھنٹہ میں بھی کام کر کے ختم نہیں کر سکتے اور اسکا کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا کہ ابو بکر کی فضیلت اسوجہ سے ہے جو اسکے دل میں ہے۔ اسکا یہی مطلب ہے کہ ابو بکر اپنے اخلاص و وفا کے ساتھ جو خدمت دین کی کرتے ہیں وہ عقل اور فکر سے سوچ سمجھکر ایسے طریق سے کرتے ہیں جو کامیابی کا موجب ہوتی ہے۔

یاد رکھو کہ ایک شخص ساری نماز پڑھتا ہے۔ مگر اسمیں خشیت پیدا نہیں ہوتی۔ وہ اسکے برابر نہیں جو ایک بار سبحان اللہ کہتا ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی اسکا قلب پگھل جاتا ہے۔ اور یہ بات صرف صحیح طریق کے حاصل ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ پس اپنے تمام کاموں میں ان امور کو مدنظر رکھو کہ بغیر اسکے کامیابی مشکل ہے۔ پھر یہی نہیں کہ ناکامی ہوتی ہے بلکہ اسکے ساتھ ایک سوزش اور جلن ہوتی ہے۔ جو انسان کو اپنی محنت وقت اور روپیہ کے صرف کرنے سے ہوتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمکو توفیق دے کہ ہم ایسے طریقوں سے خدمت دین کریں۔ جو اسلام کی ترقی کا موجب ہوں۔ اور ہم کو اس کے فضلوں اور برکات کے حاصل کرنے کا موقعہ ملے۔ آمین:

پیغامی بغض و حسد کی چنگاریاں لنڈن میں

خواجہ کمال الدین کے سپوت کی کرتوت

نعمت اللہ خان کی شہادت کے متعلق جلسہ میں شرارت:۔

حسد و بغض کا تاریک غبار جب انسان کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیتا ہے۔ تو اس سے انسانیت اور اخلاق کے ادنے لوازم بھی سلب ہو جاتے ہیں۔ اسکا نمونہ پیغامی خیالات کے اس اظہار سے ہوتا ہے۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے متعلق ظاہر کیے ہیں۔ اس حسد و بغض کی چنگاریاں لاہور سے نکل کر اب لنڈن تک بھی آ پہنچی ہیں اور اسکی سب سے بڑی مثال خواجہ نذیر احمد خلف الرشید خواجہ کمال الدین صاحب نے اس جلسہ میں دکھائی۔ جو نعمت اللہ شہید کابل کی شہادت کے متعلق اجتماعی جلسہ تھا۔

اس جلسہ کے بُلانے والوں میں ممتاز و با اثر آدمی تھے۔ اور اسکی صدارت پر انٹر نیشنل پیس کانفرنس کا ایک ممتاز رکن اور مشہور ریورنڈ ڈاکٹر والٹر والش جیسا انسان تھا۔ اس جلسہ کی غرض و غایت افغان گورنمنٹ کے اس ناسزا فعل کے خلاف پروٹسٹ کرنا تھا۔ جو نعمت اللہ شہید کو محض اختلاف مذہب کی بنا پر سنگسار کرایا گیا۔ جسمیں انگریزوں۔ ہندیوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے تقریریں کیں۔ اور انہوں نے جہاں نعمت اللہ خان شہید کی اس قربانی پر احترام و تکریم کے پھول چڑھائے اور ایمان کیلئے اسطرح وفاداری کے ساتھ استقلال رہنے کے عمل کو سراہا۔ افغان گورنمنٹ کے فعل پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اسلئے کہ وہ ضمیر کی آزادی کا خون کرنیوالا فعل ہے مقررین نے اپنی تقریروں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس روح اور اثر کی بیحد تعریف کی جو اسنے اپنے متبعین میں پیدا کر دی ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نہایت عظیم الشان مذہبی تحریک ہے۔ جسکے ذریعہ امن قائم ہوگا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زبردست شخصیت کا بھی اقرار کیا۔ اور آپ کی تقریر میں جب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے مُنہ سے یہ سُنا کہ

"باوجود اس لمبے عرصہ ظلم کے میں اپنے دل میں افغان گورنمنٹ اور اسکے حکام کے خلاف جذبات نفرت نہیں پاتا۔ اسکے فعل کو نہایت بُرا سمجھتا ہوں۔ مگر میں اس سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور وہ میری ہمدردی کی محتاج ہے۔ اگر کوئی شخص یا اشخاص اخلاقی طور پر اس حد تک گر جائیں۔ کہ ان کے دل میں رحم اور شفقت کے طبعی جذبات بھی باقی نہ رہیں۔ تو وہ یقیناً ان لوگوں سے جو صرف جسمانی دُکھوں میں مبتلا ہیں۔ ہماری ہمدردی کے زیادہ محتاج ہیں۔ میں نے آجتک کسی سے عداوت نہیں کی۔ اور میں اپنے دل کو اس واقعہ کی وجہ سے خراب کرنا نہیں چاہتا ہوں"۔

حاضرین کے دل پر اسکا خاص اثر تھا۔ پریسیڈنٹ نے اور دوسرے مقررین نے حضرت خلیفۃ المسیح کی اس رُوح امن کی بیحد تعریف کی۔ اور جوں جوں وہ آپکے اخلاق فاضلہ اور جماعت میں عالمگیر امن کی رُوح نفخ کرنیکا ذکر کرتے تھے۔ خواجہ نذیر احمد صاحب پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ اور دوزخ در بغل دل رکھ کر پہلو بدلتے تھے۔ جب پہلا ریزولیوشن صدارت کی طرف سے پیش کیا گیا۔ اور اسکی ہر طرف سے تائید ہوئی۔ اور تائید بھی پر جوش ہوئی۔ اور پریسیڈنٹ نے اعلان کیا۔ کہ یہ ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا ہے۔ تب خواجہ نذیر احمد صاحب اپنے جوش عداوت سے بیقرار ہو کر کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ "جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ یکطرفہ ہے۔ میں کوئی دلیل نہیں دینا چاہتا۔ مگر یہ ریزولیوشن بالاتفاق نہیں پاس ہوا۔ جبکہ اسکے خلاف بھی ہیں" پریسیڈنٹ نے کہا۔ کہ ریزولیوشن پاس ہونیکے بعد آپ بولے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسا ہے۔ تو اُسے چاہئے۔ کہ اپنا ہاتھ کھڑا کرے۔

اس پر تمام ہال میں سے ایک ہاتھ بھی تو کھڑا نہ ہوا۔ اور اس شرمندگی کو مٹانے کیلئے خواجہ صاحب بولے۔ کہ یہ ضرور نہیں کہ جو شخص مخالف رائے رکھتا ہو۔ ہاتھ بھی کھڑا کرے۔ اس عجیب منطق کی داد تو ہمارے خواجہ کمال الدین صاحب یا مولوی محمد علی صاحب دیں گے۔ مگر میں اتنا کہوں گا۔ کہ

خواجہ نذیر احمد کا یہ فعل سراسر اسکی اخلاقی موت کا نمونہ ہے۔ جس بیدردی اور سنگدلی کیساتھ نعمت اللہ خان کو شہید کیا گیا ہے۔ اور جس پاک مقصد کیلئے اس بہادر نے اپنی جان دی ہے۔ یہ دونوں فعل ایسے نہ تھے۔ کہ خواجہ نذیر احمد اس جلسہ میں (جسمیں غیر اقوام کے لوگ نعمت اللہ خان شہید کی قابل عزت جرأت اور قربانی کا احترام کر رہے تھے۔ اور افغان گورنمنٹ کے اس فعل پر اظہار ناپسندیدگی کر رہے تھے۔) مخالفت کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ کیا اسکے یہ معنے نہیں کہ وہ آزادی ضمیر کے روکنے والیکا معاون ہے۔ اور اسطرح وہ ظہیر المجرمین کے فعل کا ارتکاب کر رہا ہے۔ عیسائی اور ہندوؤں کی آنکھوں میں اس ظلم پر جو کابل کی سرزمین میں ہوا ہے۔ آنسو آجاتے ہیں۔ اور وہ بے اختیار ہو کر رو پڑتے ہیں۔ مگر اس سنگدلی کی بھی کوئی انتہا ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب کا خلف الرشید اس نامزا فعل کی تائید کرتا ہے۔ اگر اس سے بعض سفلی اور دنیٰ اغراض والبتہ ہیں۔ تو اور بھی قابل ترحم ہے۔ اور یہ انسانی ضمیر کو ہلاک کر دینے کی بد ترین مثال ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے سپوت کے اس کرتوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ حاضرین کا جوش اور ہمدردی بہت بڑھ گئی۔ اسکے بعد جو تقریریں ہوئیں وہ بہت پُر جوش اور پُر درد تھیں۔ اور دو انگریزوں نے دو جدید ریزولیوشن تجویز کر دئے۔ ایک یہ کہ شہید مرحوم کے ورثاء سے اظہار ہمدردی کیا جاوے۔ دوسرے یہ کہ ریزولیوشن کی نقل لارڈ میر اور لیبر کونسل کو بھیجی جاوے۔ اور یہ عملی اظہار تھا اس امر کا کہ وہ خواجہ نذیر کے فعل کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ اسکے بعد خواجہ صاحب کو وہاں سے نکلنا بھی ایک موت معلوم ہوتی تھی۔ نہ جا سکتے تھے۔ نہ بیٹھ سکتے تھے۔ مگر انکو وہ سب کچھ دیکھنا پڑا۔ اور سننا پڑا۔ جسکو وہ دیکھنا یا سننا نہ چاہتے تھے۔ اسلئے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت و جلال کا ذکر تھا۔ جو مغربی مدبّروں اور مقرروں کی زبان سے ہو رہا تھا اس شہر میں جہاں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر خواجہ کمال الدین کے نزدیک سم قاتل تھا۔ بہر حال یہ جلسہ نہایت کامیابی کیساتھ ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے سپوت کی یہ کرتوت اخلاق اور مذہبی غیرت کی تاریخ میں ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھی جائیگی اور سنگدلی کے اس نمونہ پر سنگدلی بھی خون کے آنسو بہایا کرے گی۔ مجھ کو خواجہ کمال الدین صاحب کے سپوت کی اس کرتوت پر ان واقعات کے اظہار کے بعد کسی مزید ریمارک کی ضرورت نہیں۔ اور وہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کیلئے چھوڑ دیتا ہوں +

خاکسار: یعقوب علی عرفانی - از لنڈن

کیا موجودہ قرآن مکمل نہیں

علمائے کرام سے استمداد

مسلمانان ہندوستان سے اپیل

نعمت اللہ خاں کی سنگساری کے متعلق زمیندار، سیاست اور بعض دوسرے اسلامی جرائد میں اکثر مضمون شائع ہوتے رہے ہیں۔ جن کو میں نے ہمیشہ دلچسپی اور غور سے پڑھا۔ اگرچہ اصل واقعہ کے متعلق راقم الحروف کو کچھ زیادہ دلچسپی نہیں کیونکر خاکسار احمدی جماعت کے دونوں فرقوں میں سے کسی فریق سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی احمدی اخبارات کے پڑھنے کا چنداں اتفاق ہوا۔ لیکن نعمت اللہ خاں کی سنگساری کی بحث میں مجھ پر ایک ایسا انکشاف ہوا ہے۔ جس کو میں بلا مبالغہ حقیقت کبریٰ کے انکشاف سے تعبیر کرتا ہوں:

مجھے بعض احباب کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ قرآن مجید میں رجم (سنگساری) کے متعلق ایک آیت نازل ہوئی تھی۔ جو موجودہ نسخہ قرآن مجید میں موجود نہیں۔ اس زبانی روایت کی تحریری تصدیق کا سہرا جناب مولانا مولوی برکت شاہ صاحب دار العلوم دیوبند کے سر ہے۔ جنہوں نے روزنامہ سیاست مورخہ ۱۷ اکتوبر میں ایک مبسوط مقالہ سپرد قلم فرما کر مسلمانان ہندوستان کو اپنا رہین منت کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ آیت الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا فارجموھما۔ آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی تھی۔ جس کے متعلق صاحب مقالہ حضرت عمر رضؓ کی طرف بخاری کی روایت سے یہ الفاظ منسوب کرتے ہیں۔

"اللہ جل شانہٗ نے حضرت محمد صلعم کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر کتاب بھی نازل فرمائی۔ اس کتاب کی آیت میں رجم کا حکم بھی نازل ہوا۔ پھر ہم نے اس آیت رجم کی تلاوت کی۔ اور اس کو سمجھا۔ اور یاد بھی کر لیا۔ نبی صلعم نے رجم بھی فرمایا۔ اور ہم نے (خلفاء راشدین اور صحابہ کرام) نے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد رجم (سنگساری) کے حکم پر عمل کیا۔ اب جب کہ آیت رجم باوجود معمول بہ رہنے کے بھی مرفوع التلاوت ہو چکی ہے۔ مجھے خطرہ ہے۔ کہ امتداد زمانہ کے سبب سے کوئی کہنے والا یہ کہے۔ کہ قسم اللہ کی ہم کو کہیں بھی کتاب اللہ میں رجم کی آیت نظر نہیں آئی؟"

یہ دیکھکر مجھے سخت افسوس ہوا۔ کہ ہم مسلمانوں کی بدبختی اور غفلت کا یہ نتیجہ ہے کہ آج تک ہمارا قرآن مجید مکمل صورت میں شائع نہیں ہو سکا۔ قرآن مجید میں تو خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی اس قرآن مجید کو ہم نے ہی اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ وعدہ بالکل سچا ثابت ہوا۔ کہ قرآن مجید میں جو آیات تھیں۔ وہ تو محفوظ ہو چکی تھیں۔ اور جو باقی رہ گئیں۔ وہ بھی خدا کے فضل سے باوجود ۱۳۴۳ سال گذر جانے کے بحفاظت تمام ہم تک پہونچ گئیں۔ یہ علماء کرام کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ لیکن قابل افسوس امر یہ ہے۔ کہ اس قسم کی آیات قرآن مجید میں اب تک مدون نہیں ہوئیں۔ حالانکہ بقول حضرت مولانا مولوی برکت شاہ صاحب مدظلہ العالی وہ آیات واجب العمل ہیں۔ میری رائے ناقص میں اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ قرآن مجید کو مکمل کر دیا جائے۔ اس لئے میں حضرت مولانا مولوی برکت شاہ صاحب کی خدمت میں بالخصوص اور دوسرے ان علمائے کرام ہند کی خدمت میں بالعموم جن کو اس قسم کی آیات یاد ہوں۔ مؤدبانہ التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام ایسی آیات جو قرآن مجید میں نہیں۔ لیکن ان کو یاد ہیں۔ تحریر فرما کر جناب مولوی برکت شاہ صاحب قبلہ کے پاس بھیجدیں۔ تاکہ مولانا ممدوح ان آیات کو بالطریق مقدمہ سورہ فاتحہ سے پہلے یا بطریق تکملہ سورہ والناس کے بعد یا کسی سورہ قرآن مجید کے اندر جہاں ان کا موقع اور محل ہو۔ درج فرما کر ایک مکمل قرآن تیار کر دیں۔ اس مکمل قرآن مجید کی مصارف طباعت کا انتظام انشاء اللہ میں خود کروں گا۔ لیکن مسلمانان ہندوستان سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ براہ مہربانی اس مکمل قرآن کی اشاعت میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اور درخواستہائے خریداری جلد بھجوائیں اس کا ہدیہ انشاء اللہ ایسا ہوگا۔ کہ ہر ایک مسلمان ادا کر سکیگا کیونکہ غرض صرف مکمل قرآن شریف کی اشاعت عام ہے۔ نہ کہ جلب منفعت۔

اس کی ایک نقل زمیندار۔ سیاست۔ اہل حدیث۔ پیغام صلح۔ الفضل۔ وکیل۔ مدینہ و دیگر اخبارات میں بھیج کر ملتمس ہوں۔ کہ مہربانی فرما کر اپنے قیمتی اخبار میں درج فرما کر عند الناس و عند اللہ ماجور ہوں +

ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے پتہ ذیل ہے۔
زین العابدین۔ معرفت پوسٹ ماسٹر۔ لاہور

خاکسار زین العابدین

ایک احمدی نومسلم کا خط انگلستان سے

حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی خوشی

انگلستان کے ایک نو مسلم مسٹر ایونس جن کا اسلامی نام محمد یونس ہے۔ کا ایک خط مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کا شہر پورٹ سمتھ سے لکھا ہؤا جناب مفتی محمد صادق صاحب کے نام آیا ہے۔ جس کو ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ترجمہ کر کے درج اخبار کیا جاتا ہے :۔

"اگرچہ مجھے آپ کو خط لکھے ایک عرصہ ہؤا ہے۔ مگر میں آپ کو بھولا نہیں، اور نہ بھول سکتا ہوں۔ اس سارے زمانہ میں کہ آپ ہم سے جدا ہو کر امریکہ گئے۔ آج تک کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گذرا ہو گا۔ جس میں کم از کم ایک دفعہ میں نے آپ کو یاد نہ کیا ہو۔ ہاں میں شرمندہ ہوں کہ اتنا لمبا عرصہ میں نے آپ کو خط نہ لکھا۔

میں امید کرتا ہوں کہ کوئی وقت آئیگا۔ کہ میں خود قادیان پہنچوں گا۔ اور آپ سب کی ملاقات سے مشرف ہوں گا۔ لیکن اس وقت میں ایک ایسی خوشی کا اظہار آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں کہ عمر بھر میں مجھے ایسی خوشی نصیب نہیں ہوئی اور وہ ہے۔ حضرت اقدس مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح کا اور آپ کے ساتھ مسٹر سیال اور دیگر برادران کا یہاں آنا اور لیکچر دینا۔ میری زندگی کا کیا ہی خوش قسمت دن تھا۔ جب کہ مجھے حضرت اقدس سے مصافحہ کرنے اور باتیں کرنے کا فخر حاصل ہؤا۔ حضرت نے ایبٹ چرچ میں تقریر کی۔ اور مولوی محمد دین نے آمد مسیح پر تقریر کی۔ ان تقریروں کا اثر سامعین پر بہت گہرا ہؤا۔ تمام حاضرین نے نہایت قدردانی سے ان خیالات کو سنا۔ اور ہر ایک اس شہر میں خواہشمند ہے۔ کہ ان بزرگوں کی تقریریں سننے کا انہیں پھر بھی موقعہ ملے۔ وہ تمام بزرگ جو حضرت صاحب کے ساتھ اس سفر میں ہیں۔ قابل تعریف پسندیدہ اور لائق آدمی ہیں۔ حضرت اقدس کی انگریزی بہت عمدہ اور صاف تھی۔ اور ہمیں یہ سنکر بہت تعجب ہؤا۔ کہ حضور نے انگریزی بولنے کی مشق صرف چند ہفتے ہوئے۔ شروع کی۔ ہم سے کئی ایک لائق انگریزوں نے بھی کہا کہ کاش! ہم بھی اس شخص کی طرح انگریزی میں تقریر کر سکتے۔ ہال آدمیوں سے بھرا ہؤا تھا۔ اور کئی ایک کے لئے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ لیکن سب محو تھے۔ جیسا کہ ایک الہام ان کے دلوں میں ڈالا جا رہا تھا۔ اگر چند ایک اور لیکچر اس قسم کے متواتر ہو جائیں۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ قبولیت کی آتش جلد بھڑک اُٹھے۔ اور کثرت سے لوگ دین اسلام میں داخل ہو جائیں۔

اب ہماری نومسلم عورتوں کی بڑی خواہش یہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کی عورتوں سے ملاقات کریں۔ وہ کہتی ہیں جس طرح مرد قادیان سے یہاں آئے ہیں۔ کاش! کہ اس طرح چند عورتیں بھی آویں۔ اور انکی ملاقات اور نیک باتوں سے ہم فائدہ اٹھاویں۔

ہم حضرت کے حضور لنڈن میں بھی حاضر ہوئے جہاں تمام احباب نہایت محبت سے ہمارے ساتھ پیش آئے۔ اور انکی چند روزہ صحبت سے ہم کو عظیم الشان فوائد حاصل ہوئے۔

جس بے نظیر ظلم و جفا کے ساتھ ہمارے عزیز دوست اور بھائی نعمت اللہ خان صاحب کو کابل میں شہید کیا گیا ہے اس کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے ایک کامیاب جلسہ لنڈن میں ہؤا جسمیں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے بہ اتفاق رائے امیر کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا۔ صرف ایک ہندوستانی نے مخالفت کرنی چاہی۔ جو ووکنگ کی مسجد کے امام کا بیٹا ہے۔ اس نے ایک بری اور انسانیت کے خلاف روح کا نمونہ دکھایا۔ کاش! کہ وہ یہ سوچتا کہ اگر اس کا باپ کابل میں سنگسار کیا جاتا تو اس کا کیا حال ہوتا (اگر اس کا باپ وہاں ہوتا تو اُمید ہے کہ وہ ایسا نہ کرتا) لنڈن میں مسٹر نیّر سے بھی ملاقات ہوئی۔ نیّر ایک پیارا انسان ہے۔ مسٹر سیال تو اب بہت موٹے ہو گئے ہیں۔ میں ان کو پہچان بھی نہ سکا۔"

آپ کا بھائی۔ محمد یونس ایونس،

سردار اہلحدیث کی ایمانداری

احباب کرام کو معلوم ہے کہ ۳۱ اگست کو مولوی نعمت اللہ خان صاحب کابل کی سفاک حکومت کے ہاتھوں سنگسار ہو کر شہید ملت احمدؐ ہوئے۔ اور اصل فیصلہ کابل کے سرکاری اخبار حقیقت میں چھپ گیا ہے جسے زمیندار، سیاست، وکیل وغیرہ اخبارات نے بعینہٖ نقل کیا۔ اور ۱۸ ستمبر کے الفضل میں بھی وہ فیصلہ چھاپ دیا گیا جس سے اصل جرم کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مگر اہلحدیث کا ایماندار ایڈیٹر اپنے ۲۶ ستمبر کے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے قتل کا سبب "مذہب" قرار دینا قادیانی پالیسی ہے تاکہ ناظرین کو افغانستان سے بدگمان کرائیں۔ ابھی تحقیقاً معلوم نہیں کہ اصل وجہ کیا ہے ایک حجرہ نشین مولوی ایسا لکھتا تو مجھے کچھ شکوہ نہ تھا۔ مگر ایک اخبار کا ایڈیٹر ایک قوم کی سرداری کا مدعی اپنے شہر میں شائع ہونیوالے روزانہ اخبار سے بھی ناواقف ہو۔ یہ کبھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ پھر شاتان تذ بھان کی بحث چھیڑ دیتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ پہلے اس کا مصداق صاحبزادہ عبد اللطیف اور عبد الرحمٰن کو بتایا تھا۔ اب نعمت اللہ خان کو۔ ہم کہتے ہیں کہ اسمیں کیا نقص ہے۔ قرآن مجید کی نسبت لا تنقضی عجائبه ولا تنتهی غرائبه کہا گیا ہے۔ اور اس کئی ظہر و بطن ہیں تو کیا آخری زمانے میں نازل ہونیوالی جلیل القدر وحی جو اس کے برگزیدہ رسول مسیح موعود پر نازل ہوئی۔ اس جامعیت سے خالی ہو سکتی ہے۔ ایک مذہب کے مکان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اسمیں روشنی ہوگی۔ اسکے بعد ایک موم بتی جلا دی گئی۔ تو وہ بات پوری ہو گئی۔ موم بتی کی بجائے چالیس ہین کا لمپ رکھ دیا جائے تو بات اور بھی صفائی سے پوری ہو گئی۔ بجلی کا لمپ رکھا تو معاملہ اور بھی روشن ہو گیا۔ جب صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کو سنگسار کیا گیا۔ تو اس کے ساتھ تازہ واقعہ عبد الرحمٰن ہی کا تھا۔ لیکن جب مولوی نعمت اللہ خان کے قتل کی نوعیت حضرت عبد اللطیف کے ساتھ ملتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرحد کابل میں یوں تو روزانہ قتل ہوتے ہیں۔ اس طریق پر یہ صرف دو ہی قتل ہوئے ہیں (حتیٰ کہ اسلامی حد رجم باوجود ادعائے اسلام حکومت کی طرف سے کبھی کسی زانی پر جاری نہیں ہوئی) جن میں قتل خیبة وذیل ھیبة کی شان کمال درجہ پائی جاتی ہے۔ چنانچہ مولوی نعمت اللہ صاحب کی سنگساری کا شور تو ہندوستان سے یورپ تک میں برپا ہے۔ اور تمام اخبارات اس واقعہ ہائلہ سے پُر نظر آتے ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ الہام الٰہی میں انہی دو بکریوں کی خبر دی گئی تھی۔ لیکن ہم اسپر زور نہیں دیتے۔ اگر پیشگوئی کا حضرت عبد اللطیف و حضرت عبد الرحمٰن پر پورا ہونا آپ کو مسلّم ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہم ایک اور وحی مسیح موعود پیش کرتے ہیں۔ اسپر ایمان لائیے :۔

یکم جنوری ۱۹۰۶ء "تین بکرے ذبح کئے جائینگے"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۲)

نبی کو اپنی جماعت سے وہی تعلق ہے۔ جو زاعی کو ریوڑ سے۔ اسی لئے شاۃ ان مریدوں کو ان کے بے ضرر اور غریب ہونے کی وجہ سے کہا گیا۔ پس اس الہام کے مطابق یہ ایک نشان آپ نے دیکھ لیا۔ باقی کا انتظار کیجئے۔ یہاں تک لکھا جا چکا تھا۔ جو دوسرا اخبار پہنچا لکھا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مسئلہ کے بیان کرنے میں مُلّانہ بزدلی سے کام نہیں لیا۔ مگر بھیڑئے دودھ دیا مینگنیں ڈالکر۔ لکھا ہے کہ بابی تین ہزار مارے گئے۔ ایک آدمی کے مارے جانے پر اتنا شور۔ مولوی صاحب سُنو۔ بابی تو شاہ ایران کے باغی تھے۔ اور اس سے برسر فساد۔ ادہر بابیوں نے ہاتھ چلایا ادہر سے حکومت نے۔ مگر احمدی تو باغی نہ تھا۔ اس کا رویہ ایسا پُر امن تھا کہ حکومت باوجود اسقدر بغض و عناد کے اسپر کوئی الزام نہیں لگا سکی۔ دوم بابیوں کی قربانی ایک شخص کے لئے جسے وہ خداوند معبود سمجھتی ہے۔ اور احمدی کی قربانی خالصاً لوجہ اللہ۔ آپ تو اہل حدیث ہیں۔ نذر للہ و نذر لغیر اللہ کا فرق سمجھ سکتے ہیں اگر ان فقرات سے نہ سمجھ سکے ہوں تو آپ صحابہ کرام اور بابیوں کی قربانیوں میں ما بہ الامتیاز بتائیں۔ ہم احمدی اور بابی میں فرق بتا دیں گے

(الحکم - قادیان)

وصیتیں

۱۰۵۹

میں فتح علی خان ولد بڈھا خان قوم گوجر کھٹانا ساکن اگو وال ڈاکخانہ ڈوگے تحصیل گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۱۲ بیگہ ملکیت خود اور مبلغ ایک ہزار چار صد چودہ روپیہ (الفاظ معاف) ہے۔ اراضی تعدادی ۱۶ بیگہ رہن میرے قبضہ میں ہے۔ اور ایک مکان ہے۔ اگر اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد کوئی اور بھی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہی ہوگی۔ مورخہ ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
موصی چوہدری فتح علی خان نشان انگوٹھہ فتح خان بقلم خود۔	مولوی عبد الکریم مقام فتحپور	سید علی اصغر شاہ ولد سید قاسم علی شاہ مقام فتحپور ضلع گجرات۔ سید علی اصغر شاہ احمدی بقلم خود

مورخہ ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

۱۹۰۶

میں محمد عبد اللہ ولد شاہ محمود خان قوم گوجر کھٹانہ ساکن فتحپور ڈاکخانہ بہلکر پاسے تحصیل گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے اس قدر حصہ یعنی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان۔ حویلی اور اراضی ملکیت ... بیگہ زمین جس کی قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہے۔ فقط

نوٹ دستخط از سید محمد شاہ احمدی ... مورخہ ... جنوری سنہ ۱۹۲۱ء
العبد محمد عبد اللہ مذکور بقلم خود مقام فتحپور۔ گواہ شد فیض احمد بقلم خود
گواہ شد کرم الٰہی۔ ۲۱ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

۲۱۲۰

میں محمد اسمٰعیل ولد سید نبی بخش صاحب قوم سید ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (ج) میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:- ایک مکان دو منزلہ جو خاص قادیان میں ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ جانب مغرب و جنوب شارع عام جانب شمال مکان میاں حسین بخش صاحب ورزی جانب مشرق مکان میاں تراب علیخاں صاحب میں نے اس مکان پر دو ہزار آٹھ سو روپیہ خرچ کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک کنال زمین خشک قیمتی مار محلہ دار الرحمت میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب سے خرید کی ہوئی ہے۔ نیز دس کنال زمین زرعی قیمتی ... روپیہ موضع کھیتی متصل قادیان میں موجود ہے۔ یعنی اس وقت میری کل جائداد کی قیمت ... روپیہ ہے میں کوشش کروں گا کہ انشاء اللہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی بمد داخل کر دونگا۔ تا کہ میری وفات پر انجمن مذکور کو کوئی دقت پیدا نہ ہو۔ والسلام

گواہ شد۔ برکت علی خان ہیڈ کلرک دفتر مہتمم تحصیل۔ العبد سید محمد اسمٰعیل ولد سید نبی بخش ہیڈ کلرک محاسب بیت المال قادیان
گواہ شد۔ عبد المغنی بقلم خود ناظر بیت المال۔ ۴ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء

۲۱۳۲

میں محمد حسن ولد مولوی غلام قادر قوم قریشی ساکن ملسیاں ضلع جالندھر حال ملازم دفتر انہار گرلیاحب چہاونی فیروز پور ڈاکخانہ فیروز پور تحصیل فیروز پور۔

میں اپنی آمد ماہواری کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ کیونکہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ نقدی اس وقت میرے پاس مبلغ ۱۵۰ روپیہ ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بھی میں انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ وصیت کی منظوری آنے پر ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور آئندہ آمد ماہواری کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ تحریر مورخہ ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء

گواہ شد۔ خاکسار علی محمد عفی عنہ کلارک ملٹری اکونٹس آرسنل فیروز پور سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ فیروز پور ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء
العبد محمد حسن ولد مولوی غلام قادر ساکن ملسیاں ضلع جالندھر حال ملازم دفتر انہار گرلیاحب چہاونی فیروز پور۔ ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء
گواہ شد۔ مستا علی عفی عنہ کلارک ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ آرسنل فیروز پور۔ مورخہ ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء۔

۲۱۳۳

میں اولیا بی بی زوجہ محمد حسن قوم قریشی ساکن ملسیاں حال ملازم دفتر انہار فیروز پور ڈاکخانہ فیروز پور تحصیل فیروز پور ضلع فیروز پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:- چوڑیاں طلائی ۵ تولہ ۸ ماشہ۔ کنٹھا طلائی معہ انام ۳ تولہ ۲ ماشہ۔ ریل ڈنڈیاں ۲ عدد ۱ تولہ ۲ ماشہ۔ ڈنڈیاں طلائی دو عدد ۱ تولہ۔ پھول طلائی دو عدد ۲ ماشہ۔ جھمکے طلائی دو عدد ۲ ماشہ۔ لونگ طلائی ۲ ماشہ۔ نتھ طلائی ۱ تولہ۔ چھلی طلائی ۵ ماشہ۔ جگنی طلائی ۲ ماشہ تلی دو عدد ۱/۲ ماشہ کل میزان ۱۴ تولہ ۱/۲ ۷ ماشہ۔ بحساب نرخ موجودہ ۲۲ فی تولہ کل قیمت ۳۲۰ روپیہ۔

گواہ شد۔ علی محمد عفی عنہ کلرک دفتر ملٹری اکونٹس فیروز پور سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ فیروز پور ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء۔ العبد اولیا بی بی بقلم خود ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء گواہ شد۔ محمد حسن ولد مولوی غلام قادر صاحب ساکن ملسیاں ضلع جالندھر حال ملازم محکمہ انہار گرلیاحب فیروز پور۔ ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء۔

۲۱۳۶

میں غلام فاطمہ زوجہ مرزا حبیب اللہ قوم مغل ساکن لاہور ڈاکخانہ لاہور تحصیل لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری اس وقت مفصلہ ذیل جائداد منقولہ ہے۔ ڈنڈیاں طلائی جوڑا ۳۰ روپیہ۔ تعویذ طلائی ایک ۳۰ روپیہ۔ چوڑیاں طلائی چار عدد مالیت دو صد۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد ۱۵ روپیہ۔ انگوٹھی کلاں ۲۰ روپیہ۔ جس میں اس جائداد منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کراؤں۔ تو اتنی رقم وصیت سے منہا سمجھی جائے گی اور نیز میرے مرنے کے وقت اگر مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت شامل ہوگی۔

گواہ شد۔ مرزا محمد اسمٰعیل احمدی قادیان۔ العبد نشان انگوٹھہ غلام فاطمہ زوجہ حبیب اللہ مرحوم۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ۔

۲۱۶۷

میں عبد الکریم مولوی فاضل ولد جناب مستری فضل کریم صاحب قوم مغل ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

حضرت امیر المومنین کا خط

حضرت امیر المومنین جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ امیر جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کذابوں کا انجام ایک قابل دید رسالہ ہے جو محقق صاحب نے نہایت محنت سے مختلف زمانوں کے مدعیان مہدویت وغیرہ کے اسمار اور انجام کو بیان کر کے بتایا ہے۔ کہ جھوٹے مدعی کس طرح خائب و خاسر رہے۔ اور راستبازوں کی صداقت کو مشتبہ نہ کر سکے۔ فی الواقع محقق صاحب نے بہت مفید اور ضروری پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ اور سلسلہ کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین :

حضرت رسول کریم کے بعد ۔ ۵۱ مدعیان مہدیت و مسیحیت و نبوت کے حالات درج کر کے دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج انکی تردید کرنیوالے کے واسطے مقرر کیا ہے۔ مگر کتاب تھوڑی تعداد میں چھپی ہے۔ جلد منگوا لیجئے۔ قیمت عہ صفحہ دو سو۔ (مینجر رسالہ دستکاری کوچہ پنڈت دہلی) کتاب محقق کو شائع ہوئے تین سال ہو گئے ہیں جس میں صداقت حضرت پر ۱۴۳ دلائل درج ہیں۔ جنکی تردید کرنیوالے کو ۱۴۳ روپیہ انعام بھی مقرر ہے۔ مگر آج تک کوئی اس کا جواب نہ دے سکا۔ یہی وہ لاجواب کتاب ہے

قیمت عہ : **رسالہ دستکاری کوچہ پنڈت دہلی**

پراسپکٹس

سب اوورسیر۔ اوورسیر۔ سب انجنیر۔ کلاسز کے پراسپکٹس بمعہ فہرست ملازم شدہ طلباء کے سول انجنیرنگ کالج کپورتھلہ سے مفت طلب فرمائیے۔ جو بادام دو سرپرستی عالی جناب فتری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ دام اقبالہٗ جاری ہے جسکی تعلیم ضبط اور نظم و نسق وغیرہ کی تعریف ڈائرکٹر جنرل صاحب بہادر ملٹری ورکس انڈیا ایجوکیشنل کمشنر صاحب بہادر انڈیا ایسے حکام اور بہت سے انجنیرز معائنہ کر کے تحریر فرما چکے ہیں :

اللھم انت الشافی

جوہر شفا۔ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم۔ جو سو روپے کو بھی سستی ہے فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک۔ جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے

المشتہر: ایس عزیز الرحمٰن و نذر بخش انجنیر قادیان

جیبی تقطیع پر مشہور معروف احمدی مفسر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کا اپنا کیا ہوا ترجمہ

اور

تفسیری نوٹ

مولانا موصوف کی ترجمہ کردہ صرف یہی حمائل ہے

عالی جناب مکرم محترم مولانا مولوی سرور شاہ صاحب عالم قرآن و ماہر تفاسیر و احادیث و کتب سلسلہ احمدیہ پروفیسر مدرسہ احمدیہ دار الامان نے محض احمدی احباب کی اشد ضرورت کو دیکھتے ہوئے نہایت خلوص کے ساتھ اپنے قیمتی اوقات کو خدا کی راہ میں قربان کر کے ہماری التجا پر نہایت مہربانی فرما کر یہ اہم کام کیا ہے۔ ہم احمدی احباب دوسرے تراجم کے محتاج ہی رہتے تھے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے کسی خاص شخص کی طرف منسوب ہوتا ہوا آج تک کوئی ترجمہ شائع نہیں ہوا۔ لہذا دوستوں کی اس اشد ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہم نے کوشش کی۔ اور اللہ تعالےٰ کی جناب سے خود بخود سامان میسر آئے۔ اور حضرت مولانا جیسے باکمال وجود کو اس کام کے لئے کھڑا کر دیا اور انہوں نے احمدی جماعت پر نہایت درجہ کی شفقت فرما کر پہلے تراجم کے نقائص دور کرتے ہوئے صحیح ترجمہ اور بعض حواشی پر تفسیری نوٹ بھی فرمائے ہیں۔

احمدی احباب کو بشارت ہو

کہ آپ لوگوں کی ضرورت کو خدا نے عین وقت پر پورا کیا ہے۔ جیبی حمائل شریف مترجم کو اعلیٰ پیمانہ پر طبع کرانا شروع کر دیا ہے۔ کاغذ عمدہ اور لکھائی چھپائی نفیس ہوگی۔ صحت کا بھی پورا انتظام کیا گیا ہے اور حق تو یہ ہے کہ اسکی خوبیاں اسکے دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ جلد کے لئے انگلینڈ اور جرمن سے سامان منگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ باوجود ان ہر اوصاف کے قیمت بھی انشاء اللہ تعالےٰ ارزاں ہوگی :

رعایت جو دوست نومبر تک خریداری کی درخواست بھیج دینگے۔ ان کا نام جلد پر سنہری حروف میں مفت لکھا جائے گا۔ قیمت اور نمونہ کا صفحہ الگ شائع ہوگا۔ احباب انتظار کریں :

المشتہر

محمد اسمٰعیل محمد عبد اللہ تاجران کتب و جلد سازان

قادیان دار الامان

اصلی ممیرہ کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس سرمہ کا نسخہ حضرت خلیفہ اوّل حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بتایا ہوا ہے۔ اور تجربے نہایت مفید ثابت ہو چکا ہے۔ ہر قسم کی بیماری چشم۔ ککرے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی کا جانا۔ نظر کی کمزوری یا آنکھ میں سفیدی یا سرخی ہو یا درد کے باعث آنکھوں میں اگر کوئی تکلیف ہو۔ یا خارش کی وجہ سے غرضیکہ ہر قسم کی بیماری کے واسطے مفید ہے۔ اگر کوئی شخص صبح و شام روزانہ دو دفعہ ہفتہ تک استعمال کر کے مفید نہ پاوے۔ تو وہ واپسی سرمہ پر اپنی قیمت بلا عذر واپس لے سکتا ہے۔ قیمت عہ روپیہ فی تولہ۔ محصول بذمہ خریدار۔ خالص ممیرہ کی قیمت عللہ روپیہ فی تولہ ہے :

ست سلاجیت

یہ دوائی قدرتی ہے۔ پتھر کی گوند ہے۔ مقوی جمیع اعضاء رئیسہ نافع مرض۔ ہاضم طعام۔ زردئے رنگ۔ تنگی نفس۔ دق۔ بڑھاپا۔ کثرت پیشاب یا کمزوری کی وجہ سے جسکے ہاں اولاد نہ ہو۔ یا کمی خون ہو۔ یا کمر میں درد ہو۔ یا چوٹ لگی ہو۔ یا اعضاء کے جوڑوں میں درد ہو۔ ہر ایک بیماری کے واسطے مفید ہے۔ اور سلف حکماء نے اسکے مفید ہونیکی از حد تعریف کی ہے۔ چار تولہ کے استعمال کے بعد اگر مفید ثابت نہ ہو تو خریدار نصف قیمت واپس لے سکتا ہے۔ قیمت فی تولہ عمعہ۔ خوراک چنے کے دانہ کے برابر ایک وقت :

احمد نور کابلی مہاجر۔ قادیان پنجاب

مجربات منظور

جن کا اشتہار کئی بار الفضل میں نکل چکا ہے۔ قریب الاختتام ہیں۔ دوبارہ شائع نہیں ہونگے۔ جن احباب نے ابھی تک نہیں منگائے ان کی تسلی کے لئے سینکڑوں شہادتوں میں سے ایک بالکل تازہ شہادت پیش کئے دیتے ہیں۔ تاکہ خواہشمند احباب صرف پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر جلدی منگالیں (وی پی نہ ہوگا) ورنہ پھر نہیں ملیں گے :

"مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ آپ کو یاد ہوگا۔ اس عاجز نے آپ سے مجربات منظور منگوائی تھی۔ آپ کے نسخہ جات کو اکثر آزما کر بالکل یقین حاصل کر لیا ہے کہ جو کچھ اس میں درج ہے۔ واقعی درست ہے۔ اگر حصہ دوم مجربات منظور شائع کرائیں۔ تو مجھے ایک جلد ضرور ارسال فرما دیں :"

بابو عبد الواحد صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر بلوچستان

مینجر شفا خانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

مختصر ضروری خبریں

دہلی میں بخار کا زور دہلی میں بہت سے لوگ ڈنگو بخار اور فصلی بخار سے بیمار ہیں ۔ اور آجکل صبح شام سردی پڑتی ہے ۔ غالباً بخار پھیلنے کی وجہ یہ ہے ۔ کہ پچھلے دنوں سیلاب آیا ؛

گاڑیوں کی آمد و رفت ۱۶ اکتوبر کو انبالہ اور سہارنپور کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت بحال ہوگئی ہے ۔ اور ۲۰ اکتوبر سے مال گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہوگی ؛

الہ آباد کے بجائے لکھنؤ دار السلطنت بنانیکے خلاف جلسہ الہ آباد ۱۵ اکتوبر ۔ سول اسٹیشن کے باشندوں نے الہ آباد کے بجائے لکھنؤ کو دار السلطنت بنانے کی تجویز کے خلاف ایک جلسہ منعقد کیا ہے ۔ جس میں کثیر التعداد یورپین ۔ اینگلو انڈین اور ہندوستانی حضرات شامل ہوئے ؛

فسادات الہ آباد کی تحقیقات پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر محمود نے فسادات الہ آباد کے متعلق غیر سرکاری تحقیقات شروع کر دی ہے ؛

سر محمد شفیع کا جانشین اخبار ٹائمز رقمطراز ہے ۔ کہ ایک نامہ نگار کے بیان سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مسٹر محمد شفیع کی جگہ مسٹر محمد علی جناح مقرر کئے جائینگے ۔ اس تقرر سے بمبئی کی یہ شکایت بھی دور ہو جائیگی ۔ کہ اس کی نمائندگی کو نظر انداز کیا گیا ہے ؛

مولوی عبد الودود کی فاقہ کشی جب گاندھی جی کے ۲۱ روزہ برت کی اطلاع مولوی عبد الودود صاحب بریلوی کو ملی ۔ تو اس وقت سے انہوں نے بھی ۲۱ روز کی فاقہ کشی اختیار کر لی ہے ؛

سابق قیصر جرمنی کی آمدنی ریاست پرشیا نے قیصر اور اسکے خاندان کے اخراجات اسکی اپنی جائداد سے بشکل رقم سالانہ ستر ہزار پونڈ دینی تجویز کی تھی قیصر نے اس کو رد کر دیا ہے ۔ کیونکہ اس کا خیال ہے ۔ کہ آمدنی اس سے کہیں زیادہ ہونی چاہئے ۔ اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عدالت میں مرافعہ دائر کرینگے ؛

اہل نجد مکہ میں اہل نجد کے عساکر مکہ میں داخل ہو گئے ۔ اور انہوں نے شاہی محل کو لوٹ لیا ہے ۔ اور عقبہ کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں ۔ مصری وزارت احتیاطی تدابیر عمل میں لا رہی ہے ۔ امیر علی نے پیغام برقی میں اطلاع دی ہے ۔ کہ اس نے مکہ معظمہ کو اس لئے خالی کر دیا ہے تا کہ خونریزی نہونے پائے ۔ اب جدہ کو حکومت کا صوبجاتی مرکز بنا لیا گیا ہے ؛

ترکی و برطانوی تنازعہ کا فیصلہ سرحد عراق کے متعلق یہ سمجھوتہ ہوگیا ہے ۔ کہ کوئی فریق موجودہ محاذ سے آگے پیش قدمی نہیں کرے گا ۔ اور جمعیتہ الاقوام کا فیصلہ تسلیم کیا جائے گا ؛

چار سیاحوں کی لاشیں نیویارک ۱۵ اکتوبر ۔ ایک جہاز کے کپتان نے جزیرہ درنیگل کے نزدیک جزیرہ ہیرلڈ میں قطب شمالی کی مہم کے چار ممبروں کی لاشیں پڑی ہوئی دیکھیں ۔ جو آج سے گیارہ سال پہلے گئے تھے ۔ شہادت سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ لوگ طوفان کیوجہ سے سخت تھک کر سوئے تھے ۔ اور پھر منجمد ہو کر رہ گئے ۔ ان کے خیمہ میں بہت سی خوراک موجود تھی ؛

مسجدوں کے پاس باجا کی ممانعت مہاراجہ ٹھاکر صاحب وادھوان نے ایک اعلان جاری کیا ہے ۔ جس میں مسجدوں کے قریب سڑکوں پر باجا بجانا حکماً ممنوع قرار دیا گیا ہے ؛

آنریبل میاں فضل حسین کی علالت معلوم ہوا کہ صاحب موصوف بیمار ہیں ۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں ؛

ننکانہ صاحب کا ننگے پاؤں سفر امرتسر ۱۴ اکتوبر ۔ باباکرتار سنگھ بیدی ۔ جن کو پنتھ نے امرتسر سے شری ننکانہ صاحب ننگے پاؤں یاترا کرنے کی سزا دی تھی ۔ اب پنتھ کے حکم کی تعمیل میں ۱۷ اکتوبر سے ننگے پاؤں پیدل ہی امرتسر سے ننکانہ صاحب کا سفر کرینگے ۔ آپ کے ہمراہ ایک ہزار سیوک ہونگے ۔ اور ایک ہاتھی بھی ہوگا ۔ اس یاترا کا ننکانہ صاحب کے مورچہ سے کوئی تعلق نہیں ہے ؛

ماسٹر موتا سنگھ کی سوانح عمری کی ضبطی امرتسر ۱۴ اکتوبر ۔ سکھ جریدہ اکالی کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ جالندھر کے اخبارات ۔ دیش سیوک اور خیل پریس کے دفاتر کی قفل بندی ہوگئی ہے ۔ کیونکہ وہاں ماسٹر موتا سنگھ کی سوانح عمری چھپنے کے لئے آئی تھی ؛

الہ آباد میں ہندوؤں کی زیادتیاں الہ آباد ۱۴ اکتوبر فیض آباد کے تازہ واقعات کے متعلق گورنمنٹ نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے ۔ کچھ عرصہ سے مسلمانوں و ہندوؤں بالخصوص آریہ سماجیوں کے تعلقات آپس میں اچھے نہیں رہے ۔ ۷ اکتوبر کو چوک میں آریہ سماج کے ایک سرکردہ لیڈر نے بڑی اشتعال انگیز تقریر کی جس میں ہندو نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے ۔ کہ وہ بھرت ملاپ کے جلوس کے لئے اپنے آپ کو والنٹیر بھرتی کروائیں یہ جلوس ۸ اکتوبر کو نکلنا تھا ۔ جو کہ مسلمان بوچڑوں کے رقبہ میں سے گذرا کرتا ہے ۔ دوسرے روز شہر میں کسی قدر بے چینی پائی گئی ۔ اور رپورٹ کی گئی ۔ کہ لاٹھیوں سے بھرا ہوا یکہ آریوں کے گھروں میں لاٹھیاں تقسیم کر رہا ہے ۔ اسپر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لاٹھی چھڑی لیکر پھرنے کی ممانعت کر دی ۔ اور تقریر کنندہ اور اس کے دو ساتھیوں سے حفظ امن قائم رکھنے کے لئے ضمانتیں طلب کیں ۔ اور ان کی گرفتاری کے لئے فوری وارنٹ جاری کئے ۔ لیکن تنگی وقت کی وجہ سے جلوس کے شروع ہونے سے پہلے وارنٹ کی تعمیل نہ ہو سکی ۔ اس سے پہلے تعزیہ کا جلوس بازاروں میں چکر لگا رہا تھا ؛

انور پاشا کے متعلق عجیب خبریں قسطنطنیہ کا روزانہ اخبار اقدام رقمطراز ہے ۔ کہ ہمارے شہر میں عجیب و غریب روایت زبان زد عام و خاص ہو رہی ہے ۔ اور وہ یہ کہ انور پاشا مجاہدین ریف کی امداد میں ہسپانیہ کے خلاف جہاد و قتال میں مصروف ہیں ۔ تمام جنگی محاذات کی نگرانی کی باگ انور پاشا سید عبد الکریم اور ایک اور صاحب کے ہاتھوں میں ہے ؛

امریکن شہیدی جتھہ امرتسر ۱۴ اکتوبر ۔ امریکن شہیدی جتھہ جو حال میں امرتسر پہنچا ہے ۔ فی الحال مختلف اضلاع میں دورہ کر کے زبردست پرچار کرے گا ۔ اور اکتوبر کے بعد جیتو کو روانہ ہوگا ؛

وہابیوں کا اعلان قاہرہ ۔ ۱۵ اکتوبر ۔ وہابیوں نے اعلان کیا ہے ۔ کہ غیر ملکی لوگوں سے کچھ تعرض نہیں کیا جائے گا ۔ اور جدہ پر حملہ نہیں ہوگا ۔ ہمارا حملہ خاص طور پر شریف مکہ کے خلاف ہے ۔ جس نے وہابیوں کو کئی سالوں سے حج مکہ سے روک رکھا تھا ؛

ایران میں شورش طہران ۱۶ اکتوبر کچھ عرصہ ہوا سالار الدولہ بادشاہ کے چچا کو ایران سے نکالدیا گیا تھا ۔ لیکن وہ اب پھر واپس آگیا ہے ۔ اس کی آمد ایران کے لئے اس وقت سخت ناگوار ہوگی ۔ سالار الدولہ فی الحال اہواز میں مقیم ہے ۔ اندیشہ ہے ۔ کہ وہ سرداران اغدا سی کی حمایت میں حکومت کے خلاف لڑے گا ۔ طہران سے ایک ہزار فوج معہ توپخانہ کے کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ ہوگئی ہے ؛

(باہتمام عبد الرحمٰن کھنڈری قادیانی پرنٹر وسیلہ منار الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)